Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
8

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16-جمادی الاوّل 1437 ہجری قمری   25 تبلیغ 1395 ہجری شمسی   25 فروری 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نے 19 فروری 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اِس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اُس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ بھی یاد رہے کہ صرف گناہ سے پاک ہونا انسان کیلئے کمال نہیں۔ ہزاروں کیڑے مکوڑے اور چرندو پرند ہیں کہ کوئی گناہ نہیں کرتے۔ پس کیا ان کی نسبت ہم خیال کر سکتے ہیں کہ وہ خدا تک پہنچ گئے ہیں۔ پس سوال یہ ہے کہ مسیح نے رُوحانی کمالات کے حاصل کرنے کے لئے کونسا کفّارہ دیا؟ انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ اوّل بدی سے پرہیز کرنا۔ دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا اور محض بدی کو چھوڑنا کوئی ہنر نہیں ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے یہ دونوں قُوتیں اس کی فطرت کے اندر موجود ہیں۔ ایک طرف تو جذباتِ نفسانی اس کو گناہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور دُوسری طرف محبتِ الٰہی کی آگ جو اُس کی فطرت کے اندر مخفی ہے وہ اُس گناہ کے خس و خاشاک کو اس طرح پر جلا دیتی ہے جیسا کہ ظاہری آگ ظاہری خس و خاشاک کو جلاتی ہے۔ مگر اُس رُوحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے معرفتِ الٰہی پر موقوف ہے کیونکہ ہر ایک چیز کی محبت اور عشق اُس کی معرفت سے وابستہ ہے۔ جس چیز کے حسن اور خوبی کا تمہیں علم نہیں تم اس پر عاشق نہیں ہو سکتے۔ پس خدائے عزّ وجلّ کی خوبی اور حُسن و جمال کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور محبت کی آگ سے گناہ جلتے ہیں مگر سنّت اللہ اِس طرح پر جاری ہے کہ وہ معرفت عام لوگوں کو نبیوں کی معرفت ملتی ہے اور ان کی روشنی سے وہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو دیا گیا وہ اُن کی پیروی سے سب کچھ پا لیتے ہیں۔

مگر افسوس کہ عیسائی مذہب میں معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی پر مُہر لگ گئی ہے اور آسمانی نشانوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ پھر تازہ بتازہ معرفت کس ذریعہ سے حاصل ہو۔ صرف قصّوں کو زبان سے چاٹو۔ ایسے مذہب کو ایک عقلمند کیا کرے جس کا خدا ہی کمزور اور عاجز ہے اور جس کا سارا مدار قصّوں اور کہانیوں پر ہے۔

اِسی طرح ہندو مذہب جس کی ایک شاخ آریہ مذہب ہے وہ سچائی کی حالت سے بالکل گِرا ہوا ہے اُن کے نزدیک اِس جہان کا ذرّہ ذرّہ قدیم ہے جن کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ پس ہندوؤں کو اُس خدا پر ایمان نہیں جس کے بغیر کوئی چیز ظہور میں نہیں آئی اور جس کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی اور کہتے ہیں کہ اُن کا پرمیشر کسی کے گناہ معاف نہیں کر سکتا گویا اُس کی اخلاقی حالت انسان کی اخلاقی حالت سے بھی گری ہوئی ہے جبکہ ہم اپنے گنہگاروں کے گنہ معاف کر سکتے ہیں اور اپنے نفوس میں ہم یہ قوت پاتے ہیں کہ جو شخص سچے دل سے اپنے قصور کا اعتراف کرے اور اپنے فعل پر سخت نادم ہو اور آئندہ کے لئے اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرے اور تذلّل اور انکسار سے ہمارے سامنے توبہ کرے تو ہم خوشی کے ساتھ اُس کے گناہ معاف کر سکتے ہیں بلکہ معاف کرنے سے ہمارے اندر ایک خوشی پیدا ہوتی ہے تو پھر کیا وجہ کہ وہ پرمیشر جو خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جس کے پیدا کردہ گنہگار ہیں اور اُن کے گناہ کرنے کی طاقتیں بھی اسی کی طرف سے ہیں، اُس میں یہ عمدہ خلق نہیں اور جب تک کروڑوں سال تک ایک گناہ کی سزا نہ دے خوش نہیں ہوتا۔ ایسے پرمیشر کے ماتحت رہ کر کیونکر کوئی نجات پا سکتا ہے اور کیونکر کوئی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔

غرض مَیں نے خوب غور سے دیکھا کہ یہ دونوں مذاہب راستبازی کے مخالف ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جس قدر اِن مذاہب میں روکیں اور نومیدی پائی جاتی ہے مَیں سب کو اِس رسالہ میں لِکھ نہیں سکتا۔ صرف بطور خلاصہ لکھتا ہوں کہ وہ خدا جس کو پاک روحیں تلاش کرتی ہیں اور جس کو پانے سے انسان اِسی زندگی میں سچی نجات پا سکتا ہے اور اُس پر انوارِ الٰہی کے دروازے کھل سکتے ہیں اور اُس کی کامل معرفت کے ذریعہ سے کامل محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ اُس خدا کی طرف یہ دونوں مذہب رہبری نہیں کرتے اور ہلاکت کے گڑھے میں ڈالتے ہیں ایسا ہی اِن کے مشابہ دنیا میں اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر یہ سب مذاہب خدائے واحد لاشریک تک نہیں پہنچا سکتے اور طالب کو تاریکی میں چھوڑتے ہیں۔

یہ وہ تمام مذاہب ہیں جن میں غور کرنے کے لئے میں نے ایک بڑا حصہ عمر کا خرچ کیا اور نہایت دیانت اور تدبّر سے اُن کے اُصول میں غور کی۔ مگر سب کو حق سے دُور اور مہجور پایا۔ ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پورا کرنے والا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ ہر ایک بات میں کمال کو چاہتا ہے۔ پس چونکہ انسان خدا تعالیٰ کے تعبدِ ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اِس لئے وہ اِس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اُس کی نجات ہے اُسی کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے اور وہ اندھا رہنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اُس کو دیکھ لے۔ سو یہ خواہش اُس کی محض اسلام کے ذریعہ سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چُھپ گئی ہے اور جو لوگ دنیا کی لذّات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پروا رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں۔ کیونکہ دنیا کے بُت کے آگے وہ سرنگوں ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بُت سے رہائی پائے اور دائمی اور سچی لذّت کا طالب ہو وہ صرف قصّوں والے مذہب پر خوش نہیں ہو سکتا اور نہ اُس سے کچھ تسلّی پا سکتا ہے ایسا شخص محض اِسلام میں اپنی تسلّی پائے گا۔ اِسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بُلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں اُن کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اِس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مُجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اُس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 62 تا 65)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے :

نفلی روزوں اور دُعاؤں کی تحریک

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2016 میں احبابِ جماعت کو نفلی روزے رکھنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کم ازکم چالیس روزے رکھیں۔ ہفتہ میں کم ازکم ایک روزہ ہو اور اس طرح چالیس ہفتوں تک روزے رکھے جائیں۔

روزوں کی تحریک کا اصل مقصد نوافل کی ادائیگی اور دُعاؤں پر زور دینا ہے۔ احمدی اللہ کے فضل سے اچھی طرح جانتے ہیں کہ روزوں کا مقصد محض بھوکا رہنا نہیں بلکہ نماز تہجد کی ادائیگی، دن کے مختلف اوقات میں نوافل کی ادائیگی اور ان میں خدا کے حضور گریہ وزاری اور آہ وبکا ہے۔

سیّدنا حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں روزوں کی تحریک اس لئے فرمائی ہے کہ ہم خصوصیت کے ساتھ دُعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ دُعا ہی ہمارا اصل سہارا ہے۔ جو کچھ ہمیں حاصل ہونا ہے دُعاؤں ہی سے ہونا ہے۔ ہر فتح اور ترقی دُعا ہی سے ملنی ہے۔ دُعا ہی ہمارا سب کچھ ہے۔ خاص کر ایسے حالات میں جبکہ ہر طرف جماعت کی مخالفت ہے۔ جماعت کو مٹانے اور اسے کچلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بالخصوص پاکستان میں شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ان حالات میں ہمیں اللہ کے حضور گریہ وزاری کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مخالفت کی آگ ٹھنڈی کرے۔ امت مسلمہ کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اس زمانے کے امام، ماموروں مرسل کو قبول کر کے جہنم کی آگ سے باہر آئیں اور اللہ تعالیٰ اسلام احمدیت کے غلبہ کے دن قریب سے قریب تر کردے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں ہمیں چالیس روزوں کی تحریک فرمائی ہے وہاں ہمیں نوافل اور دُعاؤں اور صدقات کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :

دنیا میں محبت کا بہترین مظاہرہ وہی ہوتا ہے جو ماں کو اپنے بیٹے سے ہوتا ہے یا ماں کو اپنے بچے سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات ماں کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہوجاتا ہے مگر جب بچہ روتا ہے تو دودھ اُتر آتا ہے۔ پس جس طرح بچے کے روئے بغیر ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں اتر سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی رحمت کو بندے کے رونے اور چلانے سے وابستہ کردیا ہے۔ جب بندہ چلاتا ہے تو رحمت کا دودھ اترنا شروع ہوتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہمیں چاہئے کہ اپنی طرف سے انتہائی کوشش کریں۔ جس حد تک زیادہ سے زیادہ دعاؤں کو لے جاسکتے ہیں ہمیں لے جانا چاہئے۔ فرمایا: چند سال ہوئے میں نے کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں، روزہ رکھتے ہیں۔ کم ازکم اب ہمیں چالیس روزے رکھنے چاہئیں، ہفتہ وار ہی رکھیں، یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں خاص طور پر، اور دعائیں کریں اور نفل ادا کریں، صدقات دیں۔ کیونکہ جو حالات ہیں جماعت کے، ان میں بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے آسمان سے ہمارے ربّ کی نصرت انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہوجائیں گی۔ پہلے بھی دُور ہوتی رہیں اور اب بھی انشاء اللہ دُور ہوں گی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2016)

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر اللہ کے فضل سے عمل درآمد شروع ہوچکا ہے۔ قادیان دارالامان میں اجتماعی طور پر جمعرات کا دن روزے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے 11 فروری بروز جمعرات احبابِ قادیان نے روزہ رکھا۔ ہر جماعت اپنی سہولت کے پیش نظر ہفتہ میں ایک روز مقرر کرلے اور اس روز اجتماعی طور پر سب روزہ رکھیں۔ اگر اس دن کوئی نہ رکھ سکے تو کسی اَور دن رکھ لے۔ ہم نے جہاں اسلام احمدیت کی ترقی اور غلبہ، مسلمانوں اور مسلم ممالک کے انتہائی خراب حالات کے سدھرنے اور دنیا کے عمومی بگڑتے ہوئے حالات کے بہتر ہونے کے لئے دعائیں کرنی ہیں وہاں بالخصوص وطن عزیز کی ترقی اور خوشحالی کے لئے بھی دعائیں کرنی ہیں۔

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا تھا اس کے بد سے بدتر حالات کے پیش نظر اور اس ملک میں احمدیت کی شدید مخالفت کے پیش نظر حضور پُرنُور سب دُنیا کے احمدیوں کو ہمیشہ دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ اس خطبہ میں بھی آپ نے خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پس ہمیں اپنی دُعاؤں میں ان دونوں باتوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ پاکستان کے حالات کی بہتری کے لئے بھی دعا کرنی ہے۔ اور احمدی جو پاکستان میں اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلموں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرنی ہیں۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

پاکستان میں تو احمدیوں کے خلاف قانون بھی ہے اور قانون مخالفین کی مدد کرتا ہے۔ مخالفین جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں جو منہ میں آتا ہے بکواس کرتے ہیں۔ جو دریدہ دہنی کرنی ہوتی ہے وہ کر جاتے ہیں۔ احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کورٹس جو ہیں وہ بھی اب ذرا ذرا سی بات پر سزائیں دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ پس اس کے لئے تو ہمیں بہت زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور چلاّنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ نوافل ادا کریں صدقات دیں روزے رکھیں۔ دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے بغیر ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خاص طور پر ان احمدیوں کو جہاں یہ ظلم ہورہے ہیں جن جن ملکوں میں ہورہے ہیں یا جن جگہوں پر ہورہے ہیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلانے والی ہوں اور عام طور پر تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی جماعت کی ترقی اور مظالم سے بچنے کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2016)

جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے قبل ازیں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار ہمیں اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ حضور پُرنُور نے اپنے خطبہ جمعہ 7- اکتوبر 2011 میں فرمایا تھا :

”پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کردیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دُنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تاکہ ملک میں جلد امن وسکون قائم ہوسکے، تاکہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے متعلق جھوٹ اور مغلظات کے جو طومار باندھے جارہے ہیں اُن کا خاتمہ ہو اور ملک بچ جائے ورنہ ملک کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ یقیناً پاکستانی احمدیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کے لئے غیر پاکستانی احمدی بھی دعائیں کریں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام آپ تک پہنچایا ہے۔ یقیناً جب اضطراری کیفیت میں دعائیں کی جائیں تو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دریدہ دہنی کی انتہا ہورہی ہے، اس سے زیادہ اور کونسی تکلیف ہے جو ہم میں اضطرار پیدا کرے گی۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مضطر کی دعا خدا تعالیٰ کبھی ردّ نہیں کرتا۔“ (اخبار بدر 8 دسمبر 2011)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات وہدایات پر پورے دل وجان سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم باقاعدگی سے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کم ازکم چالیس نفلی روزے رکھنے والے ہوں اور ان روزوں میں خصوصیت کے ساتھ اللہ کے حضور خوب گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرنے والے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کو اسلام احمدیت کے حق میں جنبش دلاسکیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اَور ارشادات جو آپ نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016 میں فرمائے ہیں قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔ حضور فرماتے ہیں :

۞ یہ زلزلے، یہ طوفان، یہ فسادات، بے انتہا بارشیں جنہوں نے تباہی پھیلائی ہوئی ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ گناہوں کی انتہا ہورہی ہے اور یہ تو ابھی وارننگ ہے جو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے تنبیہ کررہا ہے اللہ تعالیٰ۔ پس اس لحاظ سے بھی احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ تباہ کن آفات سے آفات لاسکتا ہے دنیا میں۔ اللہ کرے کہ دنیا کو عقل آئے۔

۞ یہ غیر اسلامی روح ہے کہ چونکہ دوسرے کے حق پر ہم ایک لمبے عرصے سے قائم ہیں اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس حق کو اپنا حق سمجھنے کی ایک عادت ہمیں ہوگئی ہے اس لئے ہم دوسرے کو وہ حق نہیں دے سکتے۔ یہ انتہائی غلط چیز ہے جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے...... آج اسلام ہی ہر معاملے کے حقیقی راستے دکھا سکتا ہے لیکن اس کے عملی نمونے دکھائے بغیر ہم دنیا کو قائل نہیں کرسکتے۔ ناجائز حق لینے کا تو سوال ہی نہیں اگر ہم جائز حق بھی چھوڑنے کے لئے تیار ہوجائیں تو امن قائم ہوگا اس لئے کہ امن قائم کرنا ہے۔ ہم جائز حق بھی چھوڑ دیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا...... افسوس ہے کہ بعض دفعہ قضاء میں ایسے معاملات آتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بھی بھائی بھائی کا حق دبا رہا ہوتا ہے یا دوسرے عزیزوں کے حق دبا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس طرف توجہ کریں تو ہمارے قضاء کے مسائل بھی بہت سے حل ہوسکتے ہیں۔

۞ بعض لوگ جھگڑے پیدا کرتے ہیں کہ فلاں کیوں امام الصلوٰۃ بن گیا ہم اس کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھیں گے۔ فلاں پریذیڈنٹ کیوں بن گیا فلاں کیوں نہ بنا۔ فلاں سیکرٹری کیوں بن گیا فلاں کیوں نہ ہوا۔ یا جب تک فلاں شخص امام نہ بنے ہم فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے...... ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ ہمیں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہمیں پہلے سے زیادہ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے کس طرح عبداللہ بننے کا حق ادا کرنا ہے اور اپنی ضد اور انانیت چھوڑنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ انتخابات کے موقع پر بھی ایسے سوال اُٹھتے رہتے ہیں...... یہ سال بھی انتخابات کا سال ہے۔ جماعتی لحاظ سے بھی اس سال میں انتخاب ہونے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ہر ایک کو اپنی سوچوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ دعا کے بعد، ہر تعلق کو اور ہر رشتے کو چھوڑ کر اپنا حق جو ہے وہ صحیح استعمال کریں، اپنی رائے دیں اور اس کے بعد جو فیصلہ ہوجائے اس کو قبول کرلیں۔ مکمل طور پر اپنی ذاتیات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کریں۔ ذیلی تنظیموں میں بھی ایسے سوالات اٹھتے رہتے ہیں۔ ابھی دو دن پہلے ہی ایک ملک میں ایک مجلس کی لجنہ کا انتخاب ہوا وہاں سے مجھے خط آ گیا کہ کیوں فلاں کو بنایا گیا ہے فلاں کو کیوں نہیں بنایا گیا۔ وہ تو ایسی ہے وہ ویسی ہے۔ تو اس قسم کی بیہودگیوں سے بچنا چاہئے ہمیں۔ اور جو بھی بنا دیا جائے اس عرصے کے لئے بہرحال جب تک وہ بنایا گیا اس سے مکمل تعاون کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات وہدایات پر دل وجان سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد صرف مسیح ابن مریم کی وفات کو ثابت کرنا نہیں بلکہ عملی حالتوں کی اصلاح ہے

وہ باتیں جو مسلمانوں کے زوال کا باعث بن رہی ہیں اور جن کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے ان میں سے ایک جھوٹ سے بچنا اور سچائی کا قیام ہے

خدا تعالیٰ کے مومن بندے وہ ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے۔ جو ایسی جگہوں پر نہیں جاتے جہاں فضولیات اور جھوٹ بولنے والوں کی مجلس جمی ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بناتے۔ نہ ہی ایسی جگہوں پر جاتے ہیں جہاں مشرکانہ کام ہو رہے ہوں۔ اور پھر کبھی جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے

پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح جھوٹ سے بچے تو ایک ایسی تبدیلی وہ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جھوٹ سے بچنے اور سچائی پر قائم رہنے کی بابت تاکیدی نصائح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے یا نہ آنے کے عقیدے سے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ اپنے آپ کو شرک سے بکلی پاک کرو اور اپنی عملی حالتوں کو ایسا بناؤ کہ شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔ سچائی کو قائم کرو اور جھوٹ سے نفرت کرو۔ اب ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی جائزہ لے

مکرم قاسم تورے صاحب معلّم آئیوری کوسٹ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05 رفروری 2016ء بمطابق 05 تبلیغ 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک جلسے پر ایک صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے سلسلہ اور دوسرے مسلمانوں میں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہ مسیح ابن مریم کا زندہ آسمان پر جانا تسلیم کرتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسا امر نہیں جو ہمارے درمیان اور ان کے درمیان قابل نزاع ہو۔ کیونکہ اس بات سے بہت سی باتیں اور آپ کی بعثت کا مقصد واضح نہیں ہوتا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باوجود طبیعت کی خرابی کے اس دن اس بات کا نوٹس لیا کہ صرف اتنا فرق نہیں ہے۔ آپ نے 27 ردسمبر 1905ء کو خود اس بات کی وضاحت کے لئے ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ میری بعثت کا مقصد صرف اتنے سے فرق کو ظاہر کرنا نہیں ہے۔ اتنی سی بات کے لئے، اتنے چھوٹے کام کے لئے اللہ تعالیٰ کو سلسلہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اس میں آپ نے بہت سی باتیں بیان فرمائیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 335-334۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) فرمایا ٹھیک ہے وفات مسیح کے عقیدہ کا ایک فرق ہے۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی عملی حالت بھی بگڑ چکی تھی اور اس بارے میں پھر آپ نے تفصیل سے فرمایا۔ ان عملی حالتوں کے بارے میں جو باتیں آپ نے بیان فرمائیں جو مسلمانوں کے زوال کا باعث بن رہی ہیں اور جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے ان میں سے ایک جھوٹ سے بچنا اور سچائی کا قیام ہے۔ اور آپ نے جماعت کو اس حوالے سے نصیحت کی کہ اپنے سچائی کے معیاروں کو بلند کرو اور اپنے اور غیر میں اس فرق کو ظاہر کرو۔ صرف ایمان لے آنا اور آپ کی بعثت کو سچا مان لینا کچھ کام نہیں آتا۔

آپ کے الفاظ میں یہ باتیں میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اگر ہم میں سے ہر ایک انصاف سے اپنا جائزہ لے تو بہت سے ایسے ہیں جن کو خود ہی پتا چل جائے گا کہ جو معیار حاصل کرنے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے جس کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے وہ معیار نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی حقیقی مومنوں کی یہی نشانی بتائی ہے کہ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان: 73) کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پھر شرک اور جھوٹ کے بارے میں بتایا کہ ان سے بچو۔ اکٹھا کیا شرک اور جھوٹ کو۔ گویا جھوٹ کا گناہ بھی شرک کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو لفظ استعمال کیا ہے وہ جیسا کہ مَیں نے پڑھا ''زُور'' کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی ہیں جھوٹ، غلط بیانی، غلط گواہی، خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہرانا، ایسی مجلسیں یا جگہیں جہاں جھوٹ عام بولا جاتا ہو۔ اسی طرح گانے بجانے اور فضولیات اور غلط بیانیوں کی مجالس یہ ساری زُور کے معنوں میں آتی ہیں۔

پس خدا تعالیٰ کے مومن بندے وہ ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے۔ جو ایسی جگہوں پر نہیں جاتے جہاں فضولیات اور جھوٹ بولنے والوں کی مجلس جمی ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بناتے۔ نہ ہی ایسی جگہوں پر جاتے ہیں جہاں مشرکانہ کام ہو رہے ہوں۔ اور پھر کبھی جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح جھوٹ سے بچے تو ایک ایسی تبدیلی وہ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے۔

بہرحال اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطاب کا وہ حصہ پیش کرتا ہوں جس میں جھوٹ کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ اس کو غور سے سنیں۔ آج ہم میں سے بھی بہت یا کافی تعداد تو ایسی ہے جس کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کے بگڑنے اور ان کے تفرقے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ کا موجب بھی یہی حُبِّ دنیا ہی ہوئی ہے''۔ (حُبِّ دنیا کا پیچھے سے ایک ذکر چل رہا ہے۔ اس بارے میں آپ نے فرمایا یہ حُبّ دنیا ہی ہے جو مسلمانوں میں پھاڑ ڈالنے کا موجب ہے) ''کیونکہ اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔ اب جبکہ حُبِّ دنیا کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے جبکہ ان کا قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر نہیں'' ہے۔ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا (کہ) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران: 32)۔ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا۔ اب اس حُبّ اللہ کی بجائے اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے

حُبّ الدنیا کومقدم کیا گیا ہے۔‘‘(آپ سوال اٹھاتے ہیں کہ)’’کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے؟‘‘(دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف ڈوب جاؤ)’’کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا دار تھے؟ کیا وہ سُود لیا کرتے تھے؟ یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے؟ کیا آپ میں معاذ اللہ نفاق تھا؟ مداہنہ تھا؟ دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو۔ اِتباع تو یہ ہے کہ آپ(صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقشِ قدم پر چلو‘‘(آپ تو دین کو دنیا پر مقدم کرتے تھے نہ کہ دنیا کو دین پر)’’اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے‘‘۔فرمایا کہ’’آپ کے نقش قدم پر چلو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔صحابہؓ نے وہ چلن اختیار کیا تھا۔ پھر دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ انہوں نے دنیا پر لات ماردی تھی اور بالکل حُبِّ دنیا سے الگ ہو گئے تھے۔ اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کر لی تھی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ کیا انہیں کے قدموں پر ہو؟ افسوس اس وقت لوگ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے؟ رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ نے بہت سے بچے دے دیئے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ’’کوئی شخص عدالت میں جاتا ہے تو دو آنے لے کر جھوٹی گواہی دے دینے میں ذرا شرم و حیا نہیں کرتا۔ کیا وکلاء قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ سارے کے سارے گواہ سچے پیش کرتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 349-348۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا۔ وہ مجسٹریٹ تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میرے پاس ایک شخص آیا جس کو مَیں جانتا تھا۔ تاریخ تھی گواہوں کی پیشی ہونی تھی۔ اس نے کہا کہ مجھے اگلی تاریخ دے دیں میرے گواہ نہیں حاضر ہوئے۔ تو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے اسے مذاق سے کہا کہ مَیں تو تمہیں بڑا عقل مند سمجھتا تھا تم تو بڑے بیوقوف نکلے۔ گواہ کہاں سے تم نے لانے ہیں۔ باہر جاؤ کسی کو آٹھ آنے روپیہ دو وہ تمہارے گواہ بن کے آ جائیں گے۔ خیر وہ شخص باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دو تین آدمی گواہ لے آیا اور گواہ سے جب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جرح کرتے تھے تو وہ جواب دیتا ہاں مَیں نے دیکھا اس طرح واقعہ ہوا ہے، اس طرح واقعہ ہوا ہے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کہتے ہیں کہ مَیں دل دل میں ہنس رہا تھا بلکہ اس کے سامنے ہی ہنس رہا تھا کہ میرے کہنے پہ یہ باہر گیا ہے، گواہ لے کے آیا ہے اور گواہ کتنی صفائی سے میرے سامنے جھوٹ بول رہے ہیں اور خدا کی قسم کھا کر، قرآن ہاتھ میں پکڑ کر جھوٹ بول رہے ہیں۔ تو اس کے بعد جب انہوں نے گواہی دے دی۔ مَیں نے انہیں کہا تمہیں شرم نہیں آتی کہ قرآن ہاتھ میں پکڑ کر قرآن کے اوپر گواہی دے رہے ہو اور میرے سامنے لے کے آئے ہو۔

(ماخوذ از’اپنے اندر سچائی، محنت اور ایثار کے اوصاف پیدا کرو‘، انوار العلوم جلد 22 صفحہ 291)

تو یہ گواہوں کا حال ہے اور آج بھی یہی حال ہے۔ جماعت کے خلاف تو مقدمات میں ہمیں اکثر نظر آتا ہے کہ بہت سارے لوگ جو موجود بھی نہیں ہوتے وہ گواہ بن کے کسی کے مقدمے میں پیش ہو جاتے ہیں۔ تو بہرحال فرماتے ہیں کہ’’آج دنیا کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔ جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھ نہیں۔ جھوٹے اسناد بنا لیے جاتے ہیں‘‘۔(سارے کاغذات documents جھوٹے بنا لئے جاتے ہیں۔ کسی سرکاری افسر کو پیسے دیئے اور جھوٹے بنا لئے)’’کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے۔‘‘(یعنی سچ سے دُور ہی رہیں گے اور آجکل تو یہ حالت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے)’’اب کوئی ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجھتے پوچھے کہ کیا یہی وہ دین تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے؟‘‘(سلسلے کی ضرورت کے بارے میں آپ نے ان اخلاق کو پیش کیا اور بتایا کہ کیا صرف اتنا ہی کہہ دینا کہ مسیح آسمان پر نہیں ہے اور زمین میں فوت ہو چکے ہیں اور اب جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے کافی ہے؟ نہیں۔ بلکہ یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو قائم کرنے ہوں گے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا) فرمایا کہ’’اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) بُت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے‘‘۔ فرمایا’’جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لیے جھوٹ کو بُت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بُت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بُت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بُت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 350-349۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ:

’’ستائیس اٹھائیس سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رَلیا رام تھا اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا‘‘۔(اب یہ واقعہ ہم میں سے کئی لوگوں نے سنا ہوا ہے۔ بیان بھی کرتے ہیں۔ لیکن صرف بیان کرتے ہیں۔ عمل ہم میں سے بھی بعض نہیں کر رہے ہوتے) فرمایا کہ’’اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لیے تاکید بھی تھی اس لیے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لیے یہ موقعہ ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اُس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔ اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رَلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لیے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تَل کر واپس بھیج دیا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آ سکتی ہے۔

غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لیے مشورہ لیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے(جھوٹ بولنے کے) اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رَلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلّی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریّت ہو جائے گی‘‘۔(یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وکیل مشورہ دے رہے ہیں کہ جھوٹے گواہ پیش کرو)۔’’ورنہ‘‘(وکیلوں نے کہا کہ)’’صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی(کا) نہیں(ہے)۔(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں)’’مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے؟ تب میں نے بِلا توقّف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لیے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا‘‘(حکومت کو نقصان پہنچانے کے لئے، اس کے پیسے ہضم کرنے کے لئے یہ کام نہیں کیا تھا)’’بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نَج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو مَیں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر مَیں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو (No,No) کر کے اس کی سب باتوں کو ردّ کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنی تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لیے رخصت‘‘(ہے)۔’’یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجالایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ اُس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے؟ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا کہ خیر ہے، خیر ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 350 تا 353 حاشیہ۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ’’مَیں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارہ نہیں۔ مَیں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے‘‘۔(یہ ڈاکخانے والا واقعہ، عدالت والا واقعہ) فرمایا کہ’’مَیں اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہوگئی۔ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:04)‘‘۔(جو اللہ

تعالیٰ پر مکمل توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوجاتے ہیں۔ مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں‘‘ (ایک لفظ) ’’بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟‘‘ (یہ کس طرح ہوسکتا ہے) ’’اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مرجاویں‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی‘‘۔ (اگر کسی نے سچ بولا اور کسی مقدمہ میں یا کسی وجہ سے اس کو اگر کوئی سزا ملی ہے تو اس وجہ سے نہیں ملی کہ اس نے یہ سچ بولا تھا اور اگر وہ جھوٹ بولتا تو سزا نہ ملتی بلکہ فرمایا) ’’وہ سزا اُن کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے‘‘ (جو دوسرے گناہ کئے ہوتے ہیں، چھپے ہوئے گناہ کئے ہوتے ہیں بعض دفعہ ان کی سزا ہوتی ہے) ’’اور کسی اور جھوٹ کی (سزا) ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں‘‘۔

اس کے بعد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح بعض دفعہ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹی سی بات ہوتی ہے اس کی سزا بڑی مل رہی ہوتی ہے۔ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’میرے ایک استاد گل علی شاہ بٹالے کے رہنے والے تھے۔ وہ شیر سنگھ کے بیٹے پرتاپ سنگھ کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شیر سنگھ نے اپنے باورچی کو محض نمک مرچ کی زیادتی پر بہت مارا تو چونکہ وہ بڑے سادہ مزاج تھے‘‘ (یہ استاد جو تھے گل علی شاہ صاحب) ’’انہوں نے کہا کہ آپ نے (اس کو مار کے) بڑا ظلم کیا‘‘۔ (بیچارے نے کھانے میں نمک ہی زیادہ ڈالا تھاناں) ’’اس پر شیر سنگھ نے کہا۔ مولوی جی کو خبر نہیں اس نے میرا سو بکرا کھایا ہے۔ اسی طرح پر انسان کی بدکاریوں کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ کسی ایک موقعہ پر پکڑا جاکر سزا پاتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہوسکتا کہ ذلیل ہو اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں‘‘ (ہے)۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہوجاوے گا۔ بالکل نہیں۔ بلکہ جب تک پورا سیر ہوکر پانی نہ پیئے یا کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کرسکتے اور نہ وہ بابرکت ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو۔ پھر مَیں برکت دوں گا‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’غرض یہ باتیں دنیادار خود ہی بنالیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گزارہ نہیں۔ کوئی کہتا ہے فلاں شخص نے مقدمہ میں سچ بولا تھا اس لیے چار برس کو دھرا گیا۔ مَیں پھر کہوں گا کہ یہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں‘‘۔

فرمایا ’’کسبِ کمال کن کہ عزیز جہاں شوی‘‘۔ (یعنی کمال حاصل کرتا کہ تو دنیا کا پیارا بن جائے۔ یہ اپنی کمزوریاں ہیں جو جھوٹ بلواتی ہیں۔ اگر نیکیوں کی طرف توجہ ہو اور انسان اس پر بڑھنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ پر توکل ہو تو پھر یہ سزائیں اس طرح نہیں ملا کرتیں۔) فرمایا ’’یہ نقص کے نتیجے ہیں‘‘۔ (یہ اپنی کمزوریوں کے جو نقص ہیں اس کے نتیجے ہیں کہ سزائیں ملتی ہیں) ’’کمال ایسے ثمرات پیدا نہیں کرتا۔ ایک شخص اگر موٹی سی کھدر کی چادر میں کوئی توپا بھرے تو اس سے وہ درزی نہیں بن جاوے گا‘‘۔ (یعنی کوئی ٹانکا لگادے کھدر کی چادر میں تو اس سے اس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بڑا اچھا درزی ہے، اس کو سینا آتا ہے) ’’اور یہ لازم نہ آئے گا کہ اعلیٰ درجہ کے ریشمی کپڑے بھی وہ سی لے گا۔ اگر اس کو ایسے کپڑے دیئے جاویں تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ انہیں برباد کردے گا‘‘۔ فرمایا ’’پس ایسی نیکی جس میں گند ملا ہوا ہو کسی کام کی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس کی کچھ قدر نہیں۔ لیکن یہ لوگ اس پر ناز کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ نجات چاہتے ہیں۔ اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرّہ بھی کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اس نے تو خود فرمایا ہے۔ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ (الزلزال:8)‘‘۔ (کہ جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کا نتیجہ دیکھے گا اور پھل پائے گا) فرمایا ’’اس لئے اگر ذرہ بھر بھی نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کرکے پھل نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا ہے۔ اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ (البیّنۃ:6) یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرو۔)

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 351 تا 355۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اب یہ سب باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں اور بڑے درد کے ساتھ بیان فرمائی ہیں اور جیسا کہ مَیں نے بتایا اس حوالے سے بیان فرمائی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے یا نہ آنے کے عقیدے سے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ اپنے آپ کو شرک سے بکلی پاک کرو اور اپنی عملی حالتوں کو ایسا بناؤ کہ شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔ سچائی کو قائم کرو اور جھوٹ سے نفرت کرو۔ اب ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی جائزہ لے مثلاً بعض باتیں ایسی ہیں۔ چند بیان کرتا ہوں۔ مقدمات میں یہ جائزہ لیں کہ مقدمات میں ہم غلط بیانیوں سے کام تو نہیں لیتے۔ پھر ہم کاروباروں میں منافع کی خاطر غلط بیانی سے کام تو نہیں لیتے۔ پھر ہم رشتہ طے کرتے وقت غلط بیانیاں تو نہیں کرتے۔ کیا ہر طرح سے قول سدید سے کام لیتے ہیں؟ لڑکے کے بارے میں اور لڑکی کے بارے میں سب معلومات دی جاتی ہیں؟ حکومت سے سوشل اور ویلفیئر الاؤنس لینے کے لئے جھوٹ کا سہارا تو نہیں لیتے۔ اس بارے میں تو بہت سے لوگوں کے بارے میں منفی تاثر پایا جاتا ہے کہ اپنی آمد چھپا کر حکومت سے الاؤنس لیا جاتا ہے اور اسی وجہ سے ٹیکس کی ادائیگی بھی نہیں کی جاتی۔ یہاں ٹیکس بھی چوری ہوتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اب جو عمومی معاشی حالات دنیا کے ہیں ہر حکومت مسائل کا شکار ہو رہی ہے یا ہوگئی ہے اور اگر نہیں ہوئی تو ہو جائے گی۔ اس لئے اب حکومتیں گہرائی میں جاکر حقیقت جاننے کی کوشش کرتی ہیں اور کر رہی ہیں۔ پس اگر حکومت کے سامنے کوئی غلط معاملہ آجاتا ہے تو جہاں یہ باتیں اس شخص کے لئے مشکلات پیدا کریں گی وہاں احمدیت کی بدنامی کا باعث بھی بنیں گی اگر یہ پتا ہو کہ وہ شخص احمدی ہے۔

پس جو اس لحاظ سے کسی بھی غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں وہ دنیاوی فائدے کو نہ دیکھیں۔ تھوڑے سے میں گزارہ کرکے جھوٹ سے بچ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

پھر اسائلم کے معاملات ہیں اس میں اپنے جائزے لیں کہ غلط بیانی سے کام تو نہیں لیا جا رہا۔ یقیناً وکیل اس کے لئے ابھارتے ہیں اور یہ ہمیشہ سے وکیلوں کا وطیرہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ آپ کو بھی کہا کہ جھوٹ بولیں اور جھوٹے گواہ پیش کردیں۔ اسی طرح عہدیدار بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا وہ اپنی رپورٹس میں غلط بیانی تو نہیں کرتے یا کوئی ایسی بات تو نہیں چھوڑ دیتے جس کی اہمیت ہو۔ پہلے بھی میں نے ایک دفعہ ایک خطبہ میں کہا تھا کہ پوری طرح قول سدید سے اگر کام نہ لیا جائے تو وہ بھی غلط ہے۔ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے معاملات نپٹائے جانے چاہئیں۔ (خطباتِ مسرور جلد 10 صفحہ 539 خطبہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء) پس بہت گہرائی میں جاکر معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر ایک اپنے مفادات سے باہر نکل کر اپنی اَناؤں سے باہر نکل کر خدا تعالیٰ کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات نپٹائے اور اس طرح اپنے معاملات نپٹانے چاہئیں۔ اگر یہ سب کچھ نہیں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ حُبِّ دنیا کا اظہار ہے اور حُبِّ دنیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تفرقہ کی طرف لے کر جاتی ہے اور تفرقہ سے پھر ظاہر ہے جماعت کی اکائی بھی قائم نہیں رہتی یا کم از کم اس معاشرے میں اس حلقے میں ایک فتنہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اکائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنے آئے تھے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ حُبّ دنیا کی وجہ سے ہی باقی فرقے بنے تھے۔ اسی طرح کا پھر ایک فرقہ بن جائے گا۔ گویا کہ ایک برائی سے کئی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ برائیاں پھر بچے دیتی چلی جاتی ہیں۔ پس احمدی ہوکر ہم پر بہت ذمہ داریاں پڑ رہی ہیں جنہیں ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حقیقی احمدی تو وہی ہے جو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی کوشش کرے اور خدا تعالیٰ کا بننے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ اسی تسلسل میں جو پیچھے میں نے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ ’’یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لیے ہوجاوے خدا تعالیٰ اس کا ہوجاتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکا کھا رہا ہے۔ دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے‘‘۔ (دنیا کی خوبصورتی اور دنیا کی محبت جو ہے یہ سب خطاکاریوں کی جڑ ہے) ’’اس میں اندھا ہوکر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہئے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکہ میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکہ میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعالِ بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم وہم میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ

سے ڈرتے اور دین کے لیے ذرا بھی ہمّ وغم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اٹھالیتے''۔فرمایا''سعدی (جو فارسی کا شاعر ہے) کہتا ہے:ع گروزیر ازخدا بترسیدے

(کاش وزیر خدا سے ڈرتا۔) ملازم لوگ تھوڑی سی نوکری کے لیے اپنے کام میں کیسے چست و چالاک ہوتے ہیں لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ذرا ٹھنڈا پانی دیکھ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے۔ لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ لَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا (الشّمس:16)۔ پھر وہ اس امر کی بھی پروانہیں کرتا کہ اس کے پچھلوں کا کیا حال ہوگا۔ برخلاف اِس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا اور خود اُن کے لیے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے مَنۡ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ جو لوگ اس طرف توجہ بھی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتے ہیں ان میں سے اکثر یہی چاہتے ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جمادی جاوے۔ وہ نہیں جانتے کہ دین کے کاموں میں کس قدر صبر اور حوصلہ کی حاجت ہے۔ اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ دنیا جس کے لیے وہ رات دن مرتے اور ٹکریں مارتے ہیں اس کے کاموں کے لیے تو برسوں انتظار کرتے ہیں۔ کسان بیج بو کر کتنے عرصہ تک منتظر رہتا ہے۔ لیکن دین کے کاموں میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنادو اور پہلے ہی دن چاہتے ہیں کہ عرش پر پہنچ جاویں۔ حالانکہ نہ اس راہ میں کوئی محنت اور مشقت اٹھائی اور نہ کسی ابتلا کے نیچے آیا''۔

فرمایا کہ ''خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون اور آئین نہیں ہے۔ یہاں ہر ترقی تدریجی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ نری اتنی باتوں سے خوش نہیں ہوسکتا کہ ہم کہہ دیں ہم مسلمان ہیں یا مومن ہیں۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے (کہ) اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ (العنکبوت:03) یعنی کیا یہ لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اتنا ہی کہنے پر راضی ہو جاوے اور یہ لوگ چھوڑ دیئے جاویں کہ وہ کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان کی کوئی آزمائش نہ ہو۔ یہ امر سنّت اللہ کے خلاف ہے کہ پھونک مار کر ولی اللہ بنادیا جاوے۔ اگر یہی سنت ہوتی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور پھر اپنے جان نثار صحابہ کو پھونک مار کر ولی بنادیتے۔ ان کو امتحان میں ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹواتے اور خدا تعالیٰ ان کی نسبت یہ نہ فرماتا کہ مِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ ۔ وَ مَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا (الاحزاب:24)'' (پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں۔)

آپ نے فرمایا: ''پس جب دنیا بغیر مشکلات اور محنت کے ہاتھ نہیں آتی تو عجیب بے وقوف ہے وہ انسان جو دین کو حلوۂ بے دود سمجھتا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دین سہل ہے مگر ہر نعمت مشقت کو چاہتی ہے۔ بایں اسلام نے تو ایسی مشقت بھی نہیں رکھی۔ ہندوؤں میں دیکھو کہ ان کے جوگیوں اور سنیاسیوں کو کیا کیا کرنا پڑتا ہے۔ کہیں ان کی کمریں ماری جاتی ہیں۔ کوئی ناخن بڑھاتا ہے۔ ایسا ہی عیسائیوں میں رہبانیت تھی۔ اسلام نے ان باتوں کو نہیں رکھا بلکہ اس نے یہ تعلیم دی کہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا (الشّمس:10) یعنی نجات پا گیا وہ شخص جس نے تزکیۂ نفس کیا۔ یعنی جس نے ہر قسم کی بدعت، فسق وفجور نفسانی جذبات سے خدا تعالیٰ کے لیے الگ کرلیا۔ اور ہر قسم کی نفسانی لذّات کو چھوڑ کر خدا کی راہ میں تکالیف کو مقدم کرلیا۔ ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دنیا اور اس کے تکلّفات کو چھوڑتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 355 تا 357۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں۔ سچائی کے معیار کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر صرف اپنے مونہوں سے نہیں بلکہ حقیقت میں آپ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور اسے پورا کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی بھرپور کوشش کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم قاسم تورے صاحب مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ کا ہے۔ یہ وہاں کے مقامی باشندے تھے۔ 25رجنوری 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1986ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ قبول احمدیت سے قبل آپ ایک ذاتی مدرسہ چلاتے تھے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد آپ نے وہ اپنا مدرسہ جماعت کو پیش کر دیا جسے بعد میں پرائمری سکول میں تبدیل کر دیا گیا۔ 1990ء میں جامعہ احمدیہ آئیوری کوسٹ سے مشنری کورس جو مربی کا کورس ہے، معلم کا کورس ہے مکمل کیا اور اس کے بعد ایک لمبے عرصے تک آئیوری کوسٹ کے طول وعرض میں تبلیغی دورہ جات کئے۔ بیشمار شہروں اور دیہاتوں میں احمدیت کا پودا لگایا۔ آپ کو دس سال تک بسّم ریجن میں بطور ریجنل مشنری کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ نے تقریباً ایک سال اردو زبان سیکھنے کے لئے صَرف کیا اور پھر وفات تک جُولا زبان میں خطبات جمعہ کے ترجمہ کا کام بھی جاری رکھا۔ مرحوم موصی تھے۔

وہاں کے مبلغ باسط صاحب لکھتے ہیں کہ آپ سے خاکسار کا تعارف 1996ء میں ہوا تھا۔ 86ء سے لے کر اب تک گزشتہ تیس سال سے ان کو جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ جماعت سے وفاداری، خلافت سے محبت، کلام امام سے محبت اور اَن تھک محنت ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ آپ نے اپنے شوق سے اردو لکھنی پڑھنی سیکھی تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے براہ راست استفادہ کر سکیں۔ اس کے لئے دو دفعہ قادیان بھی گئے تا کہ اردو سیکھ سکیں۔ واپس آکر بڑے شوق سے کتب کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں میرے ساتھ اکثر ٹیلیفون پر رابطہ ہوتا تھا۔ مختلف محاورات اور مشکل الفاظ کے بارے میں پوچھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بھی بڑے شوق اور عشق کے جذبے سے پڑھتے تھے اور اس کا ترجمہ جاننے کی بھی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوش الحانی عطا کی تھی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک سفر کے دوران انہوں نے خاکسار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام سیکھنے کی فرمائش کی۔ کہتے ہیں میں نے انہیں 'جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است' کے تقریباً پانچ اشعار ترنم کے ساتھ سکھائے۔ چنانچہ جب ہم گاؤں میں پہنچے جہاں دورے پہ جا رہے تھے تو وہاں جلسے میں انہوں نے وہ اشعار ترنم سے سنائے۔ اور پھر جُولا زبان میں ان کا ترجمہ بھی کیا۔ اسلام احمدیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ظہور امام مہدی کے بارے میں عربی، جولا اور فرنچ زبان میں بیشمار نظمیں خود انہوں نے کمپوز کیں اور خود ہی ترنم سے پڑھتے بھی تھے جو کہ لوگوں میں بے حد مقبول ہوئیں۔

2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد نارتھ ریجن میں جو باغیوں کے کنٹرول میں تھا اور عملاً ملک سے کٹا ہوا تھا وہاں جماعت کے مخالفین نے یہ جھوٹا پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ ان کے خلیفہ کی وفات ہوگئی ہے اور اس کے بعد اب جماعت ختم ہوگئی ہے جس سے اس علاقے کے احمدیوں میں بے چینی پھیل گئی۔ جب یہ خبر مرکز میں پہنچی تو قاسم تورے صاحب کو اس جھوٹے پراپیگنڈے کے قلع قمع کے لئے بھیجا گیا۔ ان دنوں میں نارتھ ریجن کا سفر بہت مشکل تھا لیکن قاسم صاحب بس پر، ٹریکٹر ٹرالی پر، موٹر سائیکل پر، گدھا گاڑی پر، پیدل سفر کرتے کراتے جنگلوں میں سے گزرتے ہوئے ان جماعتوں میں پہنچے۔ وہاں اس علاقے میں دوبارہ تبلیغ کی اور بتایا کہ خلافت کا نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے۔ پھر اس سے احمدیوں کا مورال بلند ہوا۔ چنانچہ اس دورے کے نتیجہ میں بہت سی جماعتوں میں زندگی کی نئی روح پیدا ہوئی اور یوں انہیں جھوٹے پراپیگنڈے کو ختم کرنے کی توفیق ملی۔ تبلیغ کی خاطر آپ اکثر ایک ایک ماہ کے مسلسل دورے کیا کرتے تھے اور بڑی محنت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

''جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13رفروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6رفروری 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض وغایت ہونی چاہئے
کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کرسکتا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 رجنوری 2016 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے مغربی ممالک میں نئے سال کے موقع پر ہونے والی ہلڑ بازی کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات، ساری رات ہاہُو، شراب نوشی ہلّڑ بازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں جسے فائر ورکس (Fireworks) کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کل دبئی میں بھی اسی طرح کے فائر ورکس کی خبریں آ رہی تھیں۔ جہاں یہ سب تماشے دکھا رہے تھے، وہیں اس کے ساتھ ہی ایک 63 منزلہ عمارت کو لگی ہوئی آگ کے نظارے بھی دکھائے جا رہے تھے جو راکھ کا ڈھیر ہوگئی تھی۔ لیکن ٹی وی پر بار بار اعلان ہو رہا تھا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس عمارت میں یہ آگ لگی ہے تو لگی رہے۔ تباہی ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ ہم تو اس جگہ کے سامنے اس کے قریب ہی اپنے پروگرام کے مطابق پھلجھڑیاں چھوڑیں گے اور تماشے کریں گے۔

سوال حضور انور نے مسلمان ممالک کی حالت کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ویسے تو اِس وقت اکثر مسلمان ملکوں کی حالت بری ہے لیکن بہر حال یہ ایک اظہار ہے۔ ان ملکوں سے دنیا داری کے اظہار ہو رہے ہیں جن کے پاس پیسہ ہے۔ اگر آگ وہاں نہ بھی لگی ہوتی تو اس حالت کا یہ تقاضا تھا کہ مسلمان امیر ملک یہ اعلان کرتے کہ ہم ان فضول چیزوں میں پیسہ برباد کرنے کی بجائے جو بہت سارے مسلمان متاثرین ہیں ان کی مدد کریں گے لیکن یہاں تو اپنی تعلیم بھول کر ان کا یہ حال ہے کہ کچھ دن پہلے دبئی سے ہی یہ بھی خبر آ رہی تھی کہ ان کا جو سب سے بڑا ہوٹل ہے اس میں دنیا کا مہنگا ترین کرسمس ٹری (Christmas Tree) لگایا گیا ہے جس کی مالیت گیارہ ملین ڈالر کی تھی۔ تو یہ تو اب امیر مسلمان ملکوں کی ترجیحات ہو چکی ہیں۔

سوال احمدیوں نے نئے سال کا آغاز کس طرح کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزار دی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی لیکن اس سب کے باوجود ہم ان مسلمانوں کی نظر میں غیر مسلم ہیں اور یہ ہلّڑ بازی کرنے والے، رقموں کا ضیاع کرنے والے، غیر مذاہب کی رسومات کو بڑے اہتمام سے منانے والے یہ لوگ مسلمان ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کس قسم کی نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہر حال ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور ہمیں کسی کی سند کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ نیکیاں بجا لانے والا ہو۔ نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسان کی زندگی کی غرض کیا بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض وغایت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو"۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فرمایا کہ: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (البقرۃ:202) اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَۃُ الدُّنۡیَا کو، جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے"۔ (ایسی دنیا کو پہلے رکھا ہے، مقدم کیا ہے کہ اس کی حسنات حاصل کرو جو دنیا آخرت کی حسنات کا موجب بنے) "اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسناتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَۃُ الدُّنۡیَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث ہو۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہوگی"۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے جہنم کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: پھر فرمایا کہ "سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔ دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے"۔ فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ "یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال وعزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں"۔ فرمایا کہ "استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے"۔ فرمایا "اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے" یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے"۔

سوال اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل پیرا ہونے اور اسکی صفات کو اپنانے کیلئے انسان کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنی موت کو سامنے رکھو۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل بھی ہو سکتا ہے۔ تبھی انسان ان صفات کو بھی اپنا سکتا ہے فرمایا کہ: "کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مر جاتے ہیں"۔ (ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ) "وزیر محمد حسن خان صاحب ہوا خوری کر کے آئے تھے اور خوشی خوشی زینے پر چڑھنے لگے۔ ایک دو زینے چڑھے ہوں گے کہ چکّر آیا، بیٹھ گئے۔ نوکر نے کہا کہ میں سہارا دوں۔ کہا نہیں۔ پھر دو تین زینے چڑھے پھر چکّر آیا اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی"۔ ایسا ہی (ایک اور شخص کا ذکر فرمایا) "غلام محی الدین کونسل کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مر گیا"۔ فرمایا "غرض موت کے آ جانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کس وقت آ جاوے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غم خواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔

سوال ساعت سے حضرت مسیح موعودؑ نے کیا مراد لیا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: قرآن شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ (الحج:22) ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی ہم کو اس سے انکار نہیں مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے"۔ (جب موت کی ایسی حالت ہوتی ہے۔) "اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے"۔ (جب موت کا وقت قریب ہوتا ہے، نزع کی حالت میں ہوتا ہے یا ویسے ہی حالت طاری ہوتی ہے تو اصل چیز فرمایا یہی ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے اس کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور فرمایا کہ سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے) "اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں"۔

سوال پاک تبدیلی پیدا کرنے کیلئے حضور علیہ السلام نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: "پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب وہ غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق کسی دوسرے کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا"۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ میں مذکور تین گروہوں سے کون لوگ مُراد لیے ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: فرمایا: "اب جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں تین گروہ کا ذکر ہے ان تین کا ہی مزہ چکھا دے گا۔ اس میں جو آخر تھے وہ مقدم ہوگئے یعنی ضالّین، اسلام وہ تھا کہ ایک شخص مرتد ہو جاتا تھا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی مگر اب بیس لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں اور خود ناپاک ہو کر پاک وجود کو گالیاں دی جاتی ہیں"۔ پھر فرمایا "پھر مغضوب کا نمونہ طاعون سے دکھایا جا رہا ہے" فرمایا کہ "اس کے بعد اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کا گروہ ہے۔

سوال متقی سے خدا تعالیٰ کیا سلوک کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاک تبدیلی اور آخرت کی فکر تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی انسان کو آخرت میں سرخرو کرتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ بھی حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فرمایا کہ "ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا چوری وغیرہ نہیں کرتے"۔ فرمایا کہ "ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں"۔ فرمایا کہ "تقویٰ کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریا کاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔...... فرمایا "جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے۔" فرمایا کہ "اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو"۔ "بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔"

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے کیا توقعات رکھی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: "میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت کا بیج بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔...... جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جبتک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے

جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہی انتظام کرنے والا ہے تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 جنوری 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کس الہام کا ذکر فرمایا اور اس الہام کی آپ نے کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام ہوا کہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّخِذْنِیْ وَکِیْلًا (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 401) کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تُو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی تسلی دلا دی کہ تجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیرے سب کام سنوارنے والا مَیں ہوں۔ تیرے کاموں کو چلانے والا مَیں ہوں۔ مَیں ہی ان سب کاموں کی نگرانی کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کاموں کے لئے وسائل بھی مہیا کرنے والا ہوں۔ جب تُو نے مجھے اپنا معبود بنا لیا اور جب میں نے تجھے دین کی اشاعت کے لئے کھڑا کیا تو پھر کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔ مَیں ہی تیرے سب کام سنوارنے کی طاقت رکھتا ہوں اور سنواروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اس کی مختصر سی وضاحت فرمائی ہے کہ یعنی مَیں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام سے کیا خوف دامن گیر ہوا اور آپ نے جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس الہام پر مجھے خوف پیدا ہوا اور میرے دل پر لرزہ پڑا کہ شاید اللہ تعالیٰ کی نظر میں میری جماعت اس قابل نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کا نام بھی لے۔ آپ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ یہ الہام ایسا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے۔ تمہاری مددوں کا محتاج نہیں ہے۔ نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے۔ جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہ انتظام کرنے والا ہے۔ آپ نے افراد جماعت کو فرمایا کہ تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو۔

سوال ایک نوجوان کے سوال کہ، جب وقف جدید تمام دنیا میں جاری کر دی گئی ہے تو پھر اب تحریک جدید کے جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے، کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وقف جدید یعنی اس کے اخراجات مخصوص ملکوں اور مخصوص علاقوں کے لئے ہیں۔ مغربی اور امیر ممالک سے وقف جدید کی مدّ میں جو چندہ آتا ہے وہ بھارت اور افریقہ کے عموماً دیہاتی علاقوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب یہ تحریک باقی دنیا کے لئے بھی عام کی تھی تو امیر ممالک میں وقف جدید کو جاری کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان کے اور قادیان کے جو اخراجات ہیں وہ وقف جدید سے پورے کئے جائیں جبکہ تحریک جدید سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں مرکز سے مدد کی ضرورت ہو کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ رقم مرکز میں آتی ہے اور وہاں سے اخراجات کئے جاتے ہیں۔

سوال امسال وقف جدید کا کون سا سال اختتام پذیر ہوا اور جماعت نے کتنی قربانی پیش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اٹھاونواں (58) سال 31 دسمبر 2015ء کو ختم ہوا اور اس سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں احباب جماعت کو 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ وصولی گزشتہ سال سے چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو چھپن پاؤنڈ زیادہ ہے۔

سوال حضور انور نے وقف جدید کے تحت ہونے والی وصولیوں کے مصارف کے متعلق کیا تفصیل بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں وقف جدید کی کچھ تھوڑی سی تفصیل بھی بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ بتایا ہے کہ سال 2015ء میں وقف جدید میں 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی وصولی ہوئی۔ اس میں سے کل وصولی کا جو تیسرا حصہ ہے وہ انہی ملکوں میں لگایا جاتا ہے۔ یعنی یہ غیر ترقی یافتہ یا کم ترقی یافتہ یا غریب ممالک جو ہیں ان سے ہی وصولیاں ہو رہی ہوتی ہیں اس لئے اس کل وصولی کا تیسرا حصہ ان ممالک سے آتا ہے اور انہی جگہوں پہ رہ جاتا ہے اور انہی ملکوں میں ان کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے۔ بقایا جو دو حصے ہے اس میں سے بھی نصف قادیان اور بھارت کی جماعتوں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ رابعؒ نے تحریک شروع کی تھی اور اس مقصد کے لئے کی تھی۔ اور بقایا نصف، جو تیسرا حصہ ہے وہ پھر افریقہ اور دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔

سوال امسال ہندوستان میں وقف جدید کے تحت کیا کام ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہندوستان میں اس سال میں بھی اُنیس (19) مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ دو مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس سال 23 مشن ہاؤس بنائے گئے۔ چار مشن ہاؤسز اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ قادیان میں بھی جلسہ گاہ اور مختلف پراجیکٹس جو ہیں ان کی تعمیر ہوئی، ان پر خرچ ہوا۔ نیپال بھی بھارت کے تحت ہی ہے۔ یہاں سے وکالت تعمیل و تنفیذ کنٹرول کرتی ہے اور بھوٹان میں بھی یہیں سے کنٹرول ہوتا ہے۔ بہر حال نیپال میں دو پختہ مساجد بنی ہیں اور دو عارضی شیڈ بنائے گئے۔

سوال ماضی میں جو بیعتیں ہوئیں، اُن کے متعلق اعتراض کیا جاتا ہے کہ اتنی تعداد کہاں گئی، اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت ساری بیعتیں جو ماضی میں ہوتی رہیں وہ ضائع ہو گئیں کیونکہ رابطے نہیں رہے۔ اور جب تک مساجد نہ ہوں، جب تک مشن ہاؤسز نہ ہوں، جب تک معلّمین نہ ہوں ان جماعتوں کو قائم رکھا بھی نہیں جا سکتا۔ اسلئے جو بعض اعتراض ہوتے ہیں کہ اتنی تعداد کہاں گئی وہ تعداد اسلئے ضائع ہو گئی کہ ان کے رابطے نہیں رہے اور اس کیلئے اب جو plan کئے گئے ہیں وہ یہی ہیں کہ جہاں جہاں جماعتیں بنیں، جہاں جہاں بیعتیں ہوں اور افراد جماعت کی تعداد اچھی خاصی ہو جائے تو وہاں مساجد بھی بنائی جائیں اور افریقہ میں بھی اور بھارت میں بھی اور دوسری جگہوں پہ بھی مشن ہاؤس بھی بنائے جائیں۔

سوال اس وقت ہندوستان اور افریقہ میں کام کرنے والے معلمین کی کیا تعداد ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وقت صرف ہندوستان میں جو معلّمین کام کر رہے ہیں ان کی تعداد بھی 1127 ہے...... پھر افریقہ ہے۔ افریقہ کے 26 ممالک میں اس وقت 1287 لوکل معلّمین کام کر رہے ہیں۔

سوال حضور انور نے افریقہ میں ہونے والے کاموں کا کیا خاکہ پیش فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس سال میں افریقہ میں 130 مساجد مکمل ہوئی ہیں۔ 47 مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں اور ان کا جو منصوبہ ہے اس سال میں ہی 95 مزید مساجد بنانے کا بھی ہے۔ پھر افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 82 مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ تیرہ (13) ممالک میں اکیس (21) مشن ہاؤسز زیر تعمیر ہیں اور اس کے علاوہ بھی تعمیری منصوبے ہیں۔ افریقہ میں تربیت کے لئے، نومبائعین کی تربیت کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز بھی ہوتے ہیں۔ دو ہزار ایک سو چھپن ((2156 مقامات پر سینتیس ہزار کے قریب تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز مکمل کئے گئے اور اس میں تقریباً ایک لاکھ نومبائعین نے شرکت بھی کی۔ 1132 اماموں نے ٹریننگ لی۔ نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے مختلف ممالک میں ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا اور بہت سارے جو شریف الطبع مساجد کے امام بھی بیعت کرتے ہیں اور احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو ان کی بھی نئے سرے سے تربیت کرنی پڑتی ہے۔ انہیں تربیت دینی پڑتی ہے۔ صحیح اسلام کے بارے میں مسائل سکھانے پڑتے ہیں۔...... ان کی جو کلاسز ہیں وہ ہفتے سے لے کے دو ہفتے تک سال کے مختلف اوقات میں، سال کے مختلف حصوں میں لگتی ہیں۔

سوال وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد کے حوالے سے حضور انور نے کیا حقائق پیش فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 2010ء میں یہ تعداد چھ لاکھ تھی۔ اُس وقت مَیں نے خاص طور پر مختلف جماعتوں کو تحریک کی تھی کہ تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک چندے کے نظام میں شامل نہیں کریں گے۔ اب اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان شامل ہونے والوں کی تعداد بارہ لاکھ سے اوپر جا چکی ہے۔

سوال حضور انور نے وقف جدید کے چندہ دہندگان کے کیا ایمان افروز واقعات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تنزانیہ کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کی رہنے والی ایک نومبائع خاتون نے صرف ایک ماہ پہلے بیعت کی تھی۔ ان کو جب وقف جدید کی برکات کے بارے میں بتایا گیا تو کہنے لگیں کہ اس وقت میرے پاس رقم تو نہیں ہے لیکن چونکہ چندہ کی ادائیگی کا سال ختم ہو رہا ہے۔ مَیں چندے کی برکت سے محروم نہیں ہونا چاہتی تھوڑا سا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ اپنے گھر گئیں۔ گھر میں انڈے پڑے ہوئے تھے۔ وہاں سے انڈے لئے۔ وہ جا کے بازار میں بیچے اور دو ہزار شلنگ ان کی قیمت وصول ہوئی۔ وہ آ کے چندہ وقف جدید میں دے گئیں۔ اب یہ صرف ایک مہینہ پہلے احمدی ہوئیں اور ان کو یہ احساس ہوا کہ چندہ دینا ضروری ہے۔ اسی طرح ایک نومبائع ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ جو رقم تھی وہ میں نے چندے میں دے دی۔ کسی نے ان کی رقم دینی تھی۔ کہتے ہیں وہ رقم میں نے چندے میں دے دی اور بڑے عرصے سے کسی شخص سے رقم مانگ رہے تھے جس نے ان سے ادھار لیا ہوا تھا، قرض لیا ہوا تھا اور واپس نہیں کر رہا تھا۔ چندہ دینے کے فوراً بعد ہی اس کا پیغام آیا کہ تمہاری وہ رقم میرے پاس پڑی ہوئی ہے وہ لے جاؤ اور وہ اس رقم سے چار پانچ گنا زیادہ تھی جو انہوں نے چندے میں دی۔ پھر گیمبیا کی ایک خاتون ہیں انہوں نے دو سال پہلے بیعت کی تھی۔ ان کی شادی کو دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ گزشتہ سال جب وقف جدید کے چندہ کی تحریک کی گئی تو انہوں نے اپنی استعداد کے مطابق چندہ ادا کیا اور پھر مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے اب دو جڑواں بچوں سے نوازا ہے اور یہ کہتی ہیں کہ مجھے اب سمجھ آئی کہ چندے کی برکات کیا ہیں؟

سوال حضور انور نے وقف جدید کی مالی قربانی میں سبقت لے جانے والی کن پہلی دس جماعتوں کے نام بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے بعد جو ممالک ہیں ان میں اس سال کُل ممالک میں دوسرے اور باہر کے ممالک میں پہلے نمبر پر برطانیہ ہے۔ یوکے پہلا نمبر۔ امریکہ دوسرے نمبر پہ۔ جرمنی تیسرے نمبر پہ۔ کینیڈا چوتھے پہ۔ ہندوستان پانچویں پہ۔ آسٹریلیا چھٹے پہ۔ انڈونیشیا اور اسی طرح ایک مڈل ایسٹ کی جماعت ساتویں پہ۔ اور مڈل ایسٹ کی ہی ایک اَور جماعت ہے وہ آٹھویں نمبر پہ ہے۔ بیلجیم نویں پہ اور گھانا دسویں پہ۔

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

مکرم غانم الاثوری صاحب (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرم غانم الاثوری صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا، اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

ازالۂ مخاوف اور بیعت

مَیں مختلف نشانات اور دلائل کی بناء پر احمدیت کی صداقت کے بارہ میں مطمئن ہو چکا تھا چنانچہ بیعت کے لئے میں نے ایم ٹی اے کے نمبر پر فون کر کے کچھ سوال پوچھے اور بیعت کا طریق جاننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مجھے بیعت کا طریقہ بتایا گیا۔ وفور شوق سے میرا دل بیعت کرنے کی طرف کھنچا چلا جا رہا تھا لیکن بعض انتہائی فوری نوعیت کے ضروری امور کی انجام دہی میں مصروف ہونے کی وجہ سے مَیں کچھ دن تک بیعت نہ کر سکا۔ بیعت سے ایک دن پہلے مجھے خیال آیا کہ احمدی ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ ہو گیا تو میری بیوی کا کیا بنے گا۔ مجھے جماعت کے خلاف لوگوں کے مظالم کا علم تھا کہ قبول احمدیت کے جرم میں بعض سے زندہ رہنے کا حق بھی چھین لیا جاتا ہے۔ اور ہمارے ملک یمن میں تکفیر، شدت پسندی و دہشتگردی کی ترویج کرنے والی جماعتوں کی کمی نہیں ہے۔ بہر حال وہ رات مَیں نے بہت غم اور کرب میں بسر کی، تہجد کے لئے اٹھا اور اسی غم واندوہ کی حالت میں دعا کی۔ صبح مَیں حزن وملال کی تصویر بنا جائے نماز پر بیٹھا تھا کہ میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال آیا کہ اٹھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے۔ مَیں نے یہ خیال آتے ہی قرآن کریم کھولا تو میرے سامنے سورہ طٰہٰ کی درج ذیل آیات آئیں:

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى * إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي *... قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرٰى ۔ ترجمہ: اور میں نے تجھے چن لیا ہے۔ پس اُسے غور سے سُن جو وحی کیا جاتا ہے۔ یقیناً مَیں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر...... اس نے کہا کہ تم ڈرو نہیں۔ یقینا میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

مَیں یہ آیات پڑھ کر زار و قطار رونے لگ گیا۔ کلام الٰہی پڑھ کر مجھے انشراح صدر نصیب ہوا اور ہر قسم کا ہمّ وغم اطمینان وسکون اور خوشیوں میں بدل گیا، کیونکہ اس میں میرے لئے پیغام تھا کہ خدا کی خاطر بیعت کرو اور کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں خدا تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ میں نے یہ پیغام سمجھنے کے بعد فوراً اشکرانے کے نوافل ادا کئے۔ اس وقت ایک غیر معمولی قوت مجھے بیعت کرنے پر آمادہ کر رہی تھی۔ چنانچہ میں نے دوسرے دن بیعت فارم پُر کر کے بھجوا دیا، جس کا حضور انور کی طرف سے نہایت مشفقانہ اور دعاؤں بھرا جواب موصول ہوا اور عدن میں دیگر احمدیوں سے بھی میرا رابطہ ہو گیا۔

شیطان اور شہاب ثاقب

بیعت کے چند ہفتوں کے بعد ایک دن میں انٹرنیٹ کیفے گیا۔ قبل اس کے کہ میں جماعتی ویب سائٹ کھولتا ایک احمدیت مخالف ویب سائٹ کھل گئی۔ یہ ویب امارات سے کسی ڈاکٹر کی تھی جو اس کے بقول ربوہ اور قادیان کا وزٹ بھی کر چکا تھا۔ میں پہلے بھی کئی احمدیت مخالف ویب سائٹس دیکھ چکا تھا لیکن کسی کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوا تھا، اس طرح کے ہتھکنڈوں سے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں تو کبھی بھی شک وشبہ نہیں ہوا تھا بلکہ آپ کی صداقت میرے دل میں اس قدر راسخ ہو چکی تھی کہ میں نے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کے بارہ میں سوچنا اور پڑھنا بھی چھوڑ دیا تھا کیونکہ میں نے جب سے آپ کو دیکھا اور آپ کے کلام اور قصائد کو سنا تھا اس لمحے سے آپ کی دل سے تصدیق کی تھی۔ تاہم اس نئی ویب سائٹ والے ڈاکٹر نے غیر مبائعین اور جماعتی اختلافات کو کچھ اس طرح نمایاں کر کے پیش کیا کہ اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ چنانچہ مَیں اس روز بڑا کبیدہ خاطر ہو کر گھر لوٹا، بیوی سے بھی کوئی بات نہ کی، اسی انقباض کی حالت میں رات بسر کی، تہجد کے لئے اٹھا، لیکن اس رات مَیں توجہ سے دعا بھی نہ کر پایا۔ اسی کرب اور انتشار کی حالت میں جائے نماز پر بیٹھا تھا کہ کسی مسجد سے سورۃ العلق کی تلاوت کی آواز آئی اور اس کی یہ آیات بطور خاص میری توجہ کا مرکز بنیں: {أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى * عَبْدًا إِذَا صَلّٰى} یعنی کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو خدا کے بندے کو اس کی عبادت سے روکتا ہے۔ پھر جب قاری اس آیت پر پہنچا {أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى * كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ} تو مَیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے میری نصرت کے لئے یہ شہاب بھیج کر شیطان اور اس کے شیطانی وساوس کو بھسم کر دیا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ مجھے تسلی دے رہا تھا کہ ایسے شیطان صفت انسان لوگوں کو عبادت سے روکتے ہیں لیکن کیا انہیں احساس نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اگر یہ باز نہ آیا تو ہم اسے سخت سزا دیں گے۔ ان آیات کو سن کر میری پریشانی جاتی رہی اور خدا کی رحمت وعظمت اور رأفت وعنایت کو دیکھ کر دل سجدہ ریز ہوتا جا رہا تھا۔ چنانچہ میں اٹھا اور دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کی۔

بیعت کی برکات اور تبلیغ

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی برکات نازل ہوئیں۔ میں نے غیر متوقع طور پر جلد ہی اپنا گھر بنا لیا اور اس میں رہائش پذیر ہو گیا۔ میں نے تبلیغ کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایم ٹی اے کی فریکوئینسی اور ویب سائٹ کا ایڈریس ہاتھ سے لکھ لکھ کر لوگوں میں تقسیم کیا کرتا تھا۔ ازاں بعد میں نے سیکنڈ ہینڈ لیپ ٹاپ اور پرنٹر خرید لیا اور مذکورہ بالا دونوں چیزیں پرنٹ کر کے تقسیم کرنے لگا۔ بعض متشدد نوجوانوں نے مجھے دیکھا تو سخت مخالفت اور دھمکیاں دینے لگ گئے لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

مخالفین اور ان کا انجام

ایک دفعہ 2010ء کے رمضان میں میرا ہمسایہ اور اس کے چند دوست اصرار کر کے مجھے جامعۃ الایمان کے شیخ سے بات کرنے کے لئے لے گئے۔ وہاں ایک اور مولوی بھی آ گیا۔ میں نے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے دلائل پڑھ کر سنائے لیکن وہ نہ مانے۔ پھر میں نے قتلِ مرتد، جہاد اور وفاتِ مسیح کے موضوعات پر بات کی۔ میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کرتا رہا جبکہ وہ بغیر دلیل کے اپنے عقائد پر اصرار کرتے رہے۔ بڑا شیخ تو کچھ احترام سے پیش آیا لیکن دوسرا مولوی بہت بدزبانی کرتا تھا اور اس نے جوش میں آ کر مباہلے کا چیلنج دیدیا۔ میں نے کہا کہ مباہلہ تو امام سے ہوتا ہے، لیکن وہ بار بار اصرار کر رہا تھا اور میرا کوئی جواب نہ دینا یہ تاثر دیتا تھا جیسے مجھے صداقتِ مسیح موعودؑ پر یقین نہیں جبکہ یہ بات میرے لئے ہرگز قابل برداشت نہ تھی۔ اس وقت مجھے جماعتی پالیسی کا علم نہ تھا اور جماعت سے رابطہ کر کے راہنمائی لینے کا وقت نہ تھا اس لئے اس کے بار بار مباہلہ مباہلہ کہنے پر مَیں نے کہہ دیا کہ ٹھیک ہے دیکھ لیں گے۔ اور اسی پر بات ختم ہو گئی۔ وہ مجھے کار میں واپس تو چھوڑنے کے لئے آئے لیکن راستے میں ڈراتے دھمکاتے رہے اور گالیاں دیتے اور تبلیغ سے روکتے رہے۔ 27 یا 28 رمضان کو میں باہر نکلا تو ایک لڑکے نے مجھے بتایا کہ چچا یہ لوگ آپ کے خلاف منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان میں سے بعض نے آ کر مجھے مارنے کی دھمکی دی اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کی۔ اس روز میں گھر لوٹا تو میرا دل زخم زخم تھا۔ میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی کہ یا اللہ! تو ان کی نسبت اپنی قدرت دِکھا۔ چنانچہ ایک دو دن بعد ہی ان مخالفین کی آپس میں لڑائی ہو گئی اور انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف خنجر نکال لیے۔ ان کی لڑائی کے دوران ایک بچے کے منہ پر خنجر لگ گیا۔ پھر اس واقعہ کے ایک ماہ بعد ہی یہ لوگ کہیں چلے گئے اور اس کے بعد اب تک نظر نہیں آئے۔

اب جامعۃ الایمان کے مولوی باقی تھے۔ اس جامعہ کا مالک یمن کا بڑا شیخ عبدالمجید الزندانی ہے۔ اس جامعہ پر حوثی باغیوں کا قبضہ ہو گیا اور مذکورہ شیخ بھاگ کر سعودیہ چلا گیا۔ عربی اتحاد نے حوثی باغیوں کے خلاف اس جامعہ پر بمباری کی جس سے یہ جامعہ ملبہ کا ڈھیر بن گیا۔

دوسرے لوگوں کی طرف سے مخالفت جاری رہی۔ بعض مخالف نوجوان حزب الاصلاح گروپ سے تعلق رکھتے ہیں جو قبائل، باغی فوجیوں اور اخوان المسلمین کا مجموعہ ہے۔ یہ کبھی مجھ سے پمفلٹ لے کر پھاڑ دیتے ہیں، کبھی رستہ روکتے ہیں۔ جب شیعہ عسکری گروپ صنعاء شہر میں آئے تو انہوں نے دو دفعہ مجھے قید کرنا چاہا، لیکن اللہ کے فضل سے میں بچ گیا۔ جنگ کی وجہ سے پمفلٹ وغیرہ کی تقسیم کا سلسلہ بند ہو گیا تو میں نے انٹرنیٹ پر تبلیغ شروع کر دی۔

ایک نہیں تین!

میں اپنے علاقے میں اکیلا احمدی تھا۔ اس لیے جمعہ نہیں پڑھ سکتا تھا جس کا مجھے بہت رنج تھا۔ لوگ بھی تنقید کرتے تھے کہ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا حالانکہ مسجد میرے گھر کے قریب ہی ہے۔ میں نے لوگوں کو بہت تبلیغ کی لیکن لوگ مولوی کی بات کو زیادہ اہمیت دیتے اور حق بات کو سمجھنے کے قریب نہ پھٹکتے تھے۔ میں نے بہت دعائیں کیں کہ اللہ میرے علاقے میں بھی جماعت قائم کر دے۔ تقریباً ساڑھے تین سال قبل قریبی محلے میں ایک دوست مکرم حمید حمود صاحب نے بیعت کر لی، لیکن ہمارے پاس نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس کی بیعت کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد میں نے گھر میں نماز کے لئے جگہ تیار کر کے جمعہ کے دن حمید صاحب کو فون کیا لیکن وہ بوجوہ نہ آ سکے۔ دوسرے ہفتے بھی یہی ہوا۔ تیسرے ہفتے جب میں نے فون کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایک بس پر کام کرتا ہے اس لئے نہیں آ سکتا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں لَاحَوْل اور حَسْبُنَا اللّٰہ پڑھنے لگا۔ پندرہ منٹ بعد خود حمید صاحب نے فون کیا اور بڑی خوشی سے بتایا کہ اللہ نے تمہاری دعا سن لی ہے۔ تم جمعہ کے لئے ایک آدمی کو بلا رہے تھے لیکن ہم تین آدمی آ رہے ہیں۔ دوسرے دو آدمی مکرم احمد یحییٰ متوکل صاحب اور مکرم قاسم المدومی صاحب تھے جو اسی وقت حمید صاحب کو اسی بس میں ملے تھے جس میں وہ سوار تھے۔ ان دونوں نے چند ماہ پہلے بیعت کی تھی۔ ان سے تعارف کی تقریب یوں ہوئی کہ دوران سفر حمید صاحب ان سے گفتگو کرنے لگے اور اثنائے کلام کہا کہ کسی مذہب پر لعنت کرنا جائز نہیں خواہ وہ یہود ونصاریٰ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ سنتے ہی ان دونوں نے پوچھا: تم کس جماعت سے تعلق رکھتے ہو؟ حمید صاحب نے کہا: میں امام مہدیؑ کی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جماعت سے؟ حمید صاحب نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی احمدی ہیں۔ چنانچہ وہ گلے ملے اور فوراً نماز جمعہ پڑھنے کے لئے میرے گھر آ گئے۔

حَبِیْبِی حَبِیْبِی

میرا بھانجا جس نے مجھے ایم ٹی اے کے بارہ میں بتایا تھا اس کا بیٹا ابھی پیدا ہونے والا تھا کہ میں اس کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ اس کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ اب وہ تقریباً دو سال کا ہے اور حضور کو ٹی وی پر دیکھتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے اور حضور انور کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے: حَبِیْبِی حَبِیْبِی۔ اللہ اسے سچا، مخلص احمدی اور خلافت کا عاشق وخادم بنائے۔ اس بچے کی ماں بھی نیک ہے۔ اللہ اسے بھی ہدایت دے۔

بوجھ اتر گیا

میرے پاس انٹرنیٹ کی سہولت میسر نہ تھی اور انٹرنیٹ کیفے پر بیٹھ کر حضور انور کی خدمت میں خط لکھنے میں یکسوئی میسر نہ آتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے میں نے گھر میں انٹرنیٹ لگوایا تو پہلا کام یہ کیا کہ حضور انور کی خدمت میں اپنی بیعت کے واقعہ پر مشتمل خط لکھا۔ اس خط کو ارسال کرنے پر ایسا محسوس ہوا جیسے ایک بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ جب اس خط کا حضور انور کی طرف سے نہایت مشفقانہ اور پیار ودعاؤں بھرا جواب موصول ہوا تو اسے پڑھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی خادموں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

مکرم ابو محمد عبد اللطیف صاحب

مکرم ابو محمد عبد اللطیف صاحب کا تعلق خلیج کے ایک ملک سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1979ء میں ایک متدیّن گھرانے میں ہوئی۔ پھر انہیں خدا تعالیٰ نے نہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آنے کی توفیق دی بلکہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کا بھی اعزاز بخشا۔ وہ اپنی ایمان افروز داستان یوں بیان کرتے ہیں:

خاندانی پس منظر

مَیں جب بھی اپنے ننھیال کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ

مجھے اہل پنجاب سے مشابہ دکھائی دیتے ہیں۔ گو ہمارے خاندان والے اس امر کو بیان نہیں کرتے لیکن یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ زمانوں میں ہمارے خاندان نے انڈیا میں شادیاں کیں یا انڈین لوگوں نے ہمارے علاقے میں آکر شادیاں کیں جن کی بناء پر نہ صرف ہمارے خاندان کے افراد کی شکل وشباہت پر اس کی چھاپ ہے بلکہ ہمارے لباس اور کھانوں میں بھی انڈین رنگ نمایاں تھا۔

میرا خاندان کافی حد تک متدیّن اور متعصّب ہے۔ میرے والد صاحب ہمیشہ ہمیں نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت کی ترغیب دیتے تھے۔ زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی اور وہ علاج کی غرض سے لندن آئے تو یہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور چل بسے۔

قتلِ مرتد!

لڑکپن کی عمر میں مَیں اس قدر حساس اور نرم دل تھا کہ ظلم، زیادتی اور ایذا دہی کو برداشت نہیں کرسکتا تھا اور مظلوم کے دفاع کے لئے کھڑا ہوجاتا تھا، بلکہ اگر ایسی کوئی بات ٹی وی وغیرہ پر بھی دیکھتا تو میرے آنسو بہ پڑتے تھے۔ جب مَیں کچھ بڑا ہوا اور دینی معاملات کی سوجھ بوجھ حاصل ہونے لگی تو میرے ذہن میں سب سے زیادہ اعتراض ’’قتل مرتد‘‘ کے عقیدہ پر پیدا ہوا۔ مَیں سوچتا تھا کہ جب یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کوئی اسلام کو مانے یا انکار کرے تو پھر اس اختیار کو استعمال کر کے اسلام کو چھوڑنے والے کی سزا ’’قتل‘‘ کیونکر ہوسکتی ہے؟

ایک دفعہ مَیں نے ایک سلفی مولوی سے جا کر مرتد کے بارہ میں فتویٰ پوچھا تو اس نے کہا کہ اسے قتل کر دینا چاہئے۔ مَیں نے کہا کہ خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو؟ اس نے کہا کہ خواہ کوئی بھی ہو۔ مَیں نے سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ کیونکہ جو اسلام چھوڑتا ہے وہ اپنی عقل اور سوچ کی بناء پر چھوڑتا ہے۔ اور اگر اسے کھلی چھٹی دے دی جائے تو اپنے عقلی دلائل سے وہ دوسروں کے خیالات بھی خراب کردے گا اور فتنہ کا باعث ٹھہرے گا، اس لئے اس کے فتنے کو پنپنے سے پہلے ہی ختم کر دینا چاہئے۔

مَیں نے کہا کہ کیا اسلام اتنا کمزور ہے کہ اس مرتد کے عقلی دلائل کا جواب دینے سے بھی قاصر ہے؟ اس سوال کے جواب میں سلفی مولوی کی تقریر تو لمبی تھی لیکن کوئی بات مطمئن کرنے والی نہ تھی۔

جنّ اور دجّال

علاوہ ازیں جنّوں کا مسئلہ ہمارے معاشرے کا ایک لازمی جزو بن چکا تھا۔ ہم بکثرت جنّوں کے بارہ میں سنتے اور سوچتے تھے یہاں تک کہ ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ یہ کوئی ایسی مخلوق ہے جو ہمارے ساتھ رہتی ہے، ہمیں دیکھتی اور ہمارے اعمال وافعال پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن ہم اسے نہ دیکھ سکتے ہیں نہ اس کے شر سے بچ سکتے ہیں۔ اس طرح کی سوچ لے کر مَیں پروان چڑھا لیکن بڑا ہوکر میرا ذہن ان خیالات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ مَیں سوچتا تھا کہ قرآن تو کہتا ہے کہ {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ} لیکن ان کے بارہ میں مشہور خیالات میں عبادت کا تو کوئی رنگ نظر نہیں آتا ہاں لوگوں کو عبادت سے روکنے اور ان کو تنگ کرنے کا عنصر نمایاں ہے۔

اسی طرح جن امور کے بارہ میں مَیں اکثر سوچتا اور متفکّر رہتا تھا ان میں سے ایک دجّال کا مسئلہ بھی تھا۔ روایتی عقائد دجّال کو ایک شخص کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں۔ مَیں سوچتا تھا کہ ایسا انسان کے بس میں کہاں ہے کہ وہ آسمان کو حکم دے تو وہ پانی برسانے لگے، زمین کو حکم دے تو وہ اپنے خزانے باہر نکال دے، اسی طرح وہ مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہو۔ ایسے غیر معمولی کاموں سے تو وہ لوگوں کو ابتلائے عظیم میں ڈال دے گا۔ آجکل کے ترقی یافتہ دَور میں ایسے شخص کو دُور سے بیٹھ کر کسی میزائل اور بم سے بآسانی تباہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر اس کے بارہ میں روایات میں یہ کیوں آیا ہے کہ اس کے قتل کی کسی کو طاقت نہ ہوگی۔ کیا آنے والا مسیح موجودہ زمانے سے بہتر ٹیکنالوجی لائے گا اور اس کے ساتھ دجّال کو قتل کرے گا؟ لیکن اگر مسیح نے آکر محض دینی طور پر اسے قتل کرنا ہے تو پھر دجّال کی ظاہری طاقتوں کا بھی معنی کوئی اَور ہے جس کا دین سے تعلق ہے۔

دجال کے بارہ میں ہمارے معاشرے میں مشہور سوچ ناقص تھی، اور اس بارہ میں جو تصویر پیش کی جاتی وہ کسی ڈراؤنی فلم سے کم نہ تھی۔

مَیں نے شرعی علوم کا مضمون پڑھنا چاہا لیکن مذکورہ بالا مسائل کے بارہ میں مطمئن نہ ہونے کی بناء پر دل اچاٹ ہوگیا۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ میری نظر اچانک بہت زیادہ کمزور ہوگئی جس کے باعث مَیں نے تعلیم کو خیر باد کہا اور رفاہی کاموں اور تجارت کی طرف راغب ہو گیا اور الحمدللہ کہ مجھے اس کام میں غیر معمولی کامیابی نصیب ہوئی۔

جماعت سے تعارف

ایک روز مَیں ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ اس پر ایم ٹی اے لگ گیا جس پر اس وقت پروگرام ’’لقاء مع العرب‘‘ لگا ہوا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کچھ فرما رہے تھے۔ چونکہ مَیں نہ ایم ٹی اے سے واقف تھا، نہ حضور رحمہ اللہ کی بات سنی، اس لئے کوئی اندازہ نہ کرسکا کہ یہ چینل کس کا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے؟ کچھ دیر کے بعد چینلز بدلتے ہوئے دوبارہ جب ایم ٹی اے پر پہنچا تو اس وقت مکرم حلمی الشافعی صاحب حضور رحمہ اللہ کی بات کا عربی میں ترجمہ کررہے تھے۔ مَیں نے بات سنی تو مجھے اچھی لگی۔ چنانچہ مَیں نے اس روز سے اس چینل کو دیکھنا شروع کر دیا۔

غلبۂ حجت اور قوتِ برہان

کچھ عرصہ اس چینل کے پروگرامز دیکھنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ جماعت احمدیہ کا چینل ہے جس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔

گو یہ بہت بڑی خبر تھی لیکن میں نے ابتداء میں اسے کوئی اہمیت نہ دی کیونکہ مَیں سوچتا تھا کہ یہ کیسا امام مہدی ہے کہ جو آکر گزر بھی گیا اور ہمیں آج سو سال بعد اس کی آمد کی اطلاع مل رہی ہے۔ اس سوچ کے باوجود میں نے ایم ٹی اے دیکھنا نہ چھوڑا۔ ایم ٹی اے کو مسلسل دیکھنے سے مجھے بعض مشکل مسائل کے بارہ میں مضبوط دلائل ملنے لگے، اور میں دل ہی دل میں ان دلائل کی قوت اور غلبہ کا اقرار کرنے لگا۔ بلکہ ایک دفعہ تو یوں ہؤا کہ مَیں بعض مولویوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ بعض مسائل کے بارہ میں بات چل نکلی۔ میں نے اس گفتگو میں ایم ٹی اے سے سنے ہوئے بعض دلائل بیان کئے تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی۔ مَیں جب بھی اور جس مسئلہ کے بارہ میں بھی جماعت کی رائے بیان کرتا سب خاموش اور لاجواب ہوجاتے۔ متعدد بار ایسی صورتحال کو دیکھ کر انہوں نے مجھ سے پوچھ ہی لیا کہ تم نے یہ باتیں کہاں سے سیکھی ہیں۔ مَیں نے برملا کہہ دیا کہ احمدیہ ٹی وی چینل سے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم بھی انہی میں سے ہو؟ مَیں نے جواب دیا کہ میں ابھی تک تو احمدی نہیں ہوں لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ ان میں شامل ہوجاؤں۔

استخارہ، دعا اور بیعت

رات کو جب میں گھر واپس آیا تو میرے کہے ہوئے جملے کی بازگشت ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ جب احمدیت ہر مشکل مسائل کا قرآن وسنت سے ایسا حل پیش کرتی ہے جو عقل ومنطق اور فطرت کے عین مطابق ہے اور جب اس کی حجت سب پر غالب ہے، اور جبکہ میرا دل بھی کہتا ہے کہ میں ان میں شامل ہو جاؤں تو پھر مجھے ان میں شامل ہونے کے لئے سوچنا چاہئے۔ چنانچہ مَیں نے اسی رات استخارہ کیا اور خدا تعالیٰ سے تضرع اور گریہ وزاری کے ساتھ یہ دعا کی کہ اگر یہ جماعت حق پر ہے تو مجھے اس کی قربت اور محبت میں بڑھا دے۔

چنانچہ مَیں نے اس دعا کے بعد دیکھا کہ میرا دل اس جماعت کی محبت اور عشق سے بھرتا ہی چلا گیا۔ یہ بات میرے لئے خدائی راہنمائی کا واضح اشارہ تھا۔

مَیں ذہنی اور قلبی طور پر جماعت کی سچائی کا قائل ہو کر اس میں شامل ہونے کا ارادہ کرچکا تھا۔ انہی ایام میں ایک روز میرے بڑے بھائی کا مجھے فون آیا۔ اس نے کہا کہ مَیں عمرہ کرنے کے لئے خانہ کعبہ میں موجود ہوں، بتاؤ مَیں تمہارے لئے اس وقت کیا دعا کروں؟

مَیں نے کہا کہ تم میرے لئے یہ دعا کرو کہ جو بات میرے دل میں ہے اللہ تعالیٰ اگر اس سے راضی ہے تو مجھے جلد اس کی توفیق عطا فرمادے۔ اس نے باصرار پوچھا لیکن مَیں نے اسے صرف اتنا بتایا کہ میرا کوئی ذاتی معاملہ ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے مجھے انشراح صدر کی نعمت سے نوازا اور میں نے ہر طرح سے مطمئن ہوکر بیعت کرلی۔

بھائی پر اتمام حجت

پھر جب میرا مذکورہ بھائی عمرہ سے واپس آیا تو بطور خاص مجھ سے اس امر کے بارہ میں پوچھنے کے لئے میرے گھر چلا آیا جس کے بارہ میں مَیں نے اسے خانۂ خدا میں دعا کے لئے کہا تھا۔ مَیں نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے کیونکہ میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بارہ میں انشراح صدر کا طالب تھا اور اسی بابت آپ سے دعا کی درخواست کی تھی۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اس نے پوچھا کہ جماعت احمدیہ کیا ہے؟ جب مَیں نے اس کی تفصیل بتائی تو وہ غصّہ سے لال پیلا ہو گیا اور جماعت کو کافر اور مجھے گمراہی کا طعنہ دینے لگا۔ یہی نہیں بلکہ تمام اہل خاندان میں بھی مخالفت کی ایک عجیب رَو چل پڑی اور ہر طرف سے مجھے ملامت اور گمراہی کے طعنے ملنے لگے۔ ابھی میری بیعت کا معاملہ خاندان میں زبان زد عام ہی تھا کہ میرا مذکورہ بھائی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے تمہارے بارہ میں خواب دیکھی ہے لیکن میں نے تمہیں اس کے بارہ میں کچھ نہیں بتانا، تا تمہیں کوئی غلط فہمی نہ ہو جائے۔ میں نے کہا کہ جب خواب میرے بارہ میں ہے تو تمہیں مجھے بتا دینی چاہئے۔ کچھ دیر کے اصرار کے بعد اس نے اپنی خواب کو کچھ یوں بیان کیا:

میں نے دیکھا کہ میں خانہ کعبہ میں ہوں اور وہاں کھڑے ہوکر خدا تعالیٰ سے مخاطب ہوکر تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہوں: اے اللہ مجھے بھی اس طرح ہدایت دے دے جس طرح تُو نے میرے بھائی کو ہدایت دی ہے۔

میں نے یہ سنتے ہی اسے کہا کہ آپ کو اس سے بڑا اور کونسا نشان چاہئے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا ہے کہ کل ہم نے تمہارے بھائی کے بارہ میں تمہاری دعا قبول کر کے اسے ہدایت کا راستہ دکھا دیا تھا۔ آج تمہارے لئے یہ پیغام ہے کہ اسی راہ کی ہدایت کے لئے دعا کرو تو تم بھی اس نعمت کو پا جاؤ گے۔ لیکن افسوس کہ میرے بھائی نے میری بات پر کوئی توجہ نہ دی۔

اہلیہ کی بیعت اور خاندان کی مخالفت

میرے اس سفر میں میری اہلیہ میرے ساتھ تھی، لیکن اس کا مؤقف فکری وعلمی حقائق پر مبنی نہ تھا بلکہ مجھ پر اعتماد ہونے کے باعث اس کا یہی کہنا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ تم کسی غلط راہ کا انتخاب نہیں کرو گے۔ چنانچہ جب مَیں نے بیعت کی تو میں نے اسے بھی کہا کہ مَیں تو بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہورہا ہوں، تم بھی سوچ لو۔ اس نے استخارہ کرنے کی مہلت مانگی اور استخارہ کے بعد میرے ساتھ ہی بیعت فارم پر کر دیا۔

گو بیعت کے وقت میری اہلیہ کا جماعت کے بارہ میں علم بہت ہی کم تھا لیکن اب خدا کے فضل سے اس نے پڑھ اور سن کر بہت کچھ سیکھ لیا ہے اور حق الیقین پر قائم ہوگئی ہے۔ بہرحال بیعت کے بعد ہم دونوں کے اہل خانہ کی طرف سے مخالفت کا بازار گرم ہو گیا۔ میری والدہ اور بھائیوں نے مجھ سے قطع تعلق کرلیا۔ اسی طرح میری اہلیہ کے خاندان والوں نے بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ مَیں نے کہا کہ بالآخر یہ میرے اہل خانہ ہیں اور چونکہ انہیں احمدیت کی حقیقت کا علم نہیں ہے اس لئے مخالفت کررہے ہیں۔ مجھے بہرحال ان کے طرز عمل کو برداشت کر کے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت فضل فرمایا اور ہمیں صبر کا مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور محض اپنے کرم سے ثبات قدم عطا فرمایا۔

.................................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22و29 جنوری 2016)

......☆......☆......☆......

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

2014 - 2015ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔اس سال پورٹو ریکو(Puerto Rico) میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا

2014-2015ء میں پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 776 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔نئی جماعتوں کے قیام کے دوران ایمان افروز واقعات۔دوران سال 401 مساجد کا اضافہ ہوا۔ان میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 245 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔مساجد کی تعمیر کے تعلق میں دلچسپ واقعات

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شائع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد 74 ہو چکی ہے دوران سال سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہوئے

105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق امسال 761 مختلف کتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ 23 لاکھ 74 ہزار 800 کی تعداد میں طبع ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ ایک سال میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر ہوئی

ایڈیشنل وکالت اشاعت (طباعت) ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل)، وکالت تعمیل وتنفیذ، رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریسوں کی مساعی کا تذکرہ

اس سال 2460 نمائشوں اور 13 ہزار 735 بک اسٹالز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر
نمائشوں اور بک اسٹالز کے تعلق میں زائرین کے نیک تاثرات کا تذکرہ

اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 36 لاکھ سے زائد لیف لیٹس کی تقسیم۔تقسیم لٹریچر کے دوران دلچسپ واقعات کا تذکرہ

مختلف مرکزی ڈیسکس، پریس اینڈ میڈیا آفس، احمدیہ ویب سائٹ، ریویو آف ریلیجنز کی مساعی کا تذکرہ
اس وقت دنیا کی 28 زبانوں میں 140 اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں

جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 22 اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اس وقت دوران سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے لیکن جو مختصر خلاصہ بھی تیار کیا جاتا ہے وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ سب بیان نہیں کیا جا سکتا اور بہت سارا حصہ اس میں سے چھوڑنا پڑتا ہے۔آج میں نے ویسے بھی ارادہ کیا ہے کہ جتنا زیادہ مختصر کر سکوں کروں اور ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ ختم ہو جائے۔اب دیکھیں میری کوشش کامیاب ہوتی ہے کہ نہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اس سال جو نیا ملک شامل ہوا ہے پورٹو ریکو (Puerto Rico) ہے جس میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہ چھوٹا سا سپینش ملک ہے۔انگریزی زبان بھی بولی جاتی ہے۔تینتیس لاکھ پینتالیس ہزار کی آبادی ہے۔قریباً ساڑھے تین ہزار مربع کلومیٹر رقبہ ہے۔ یہاں ایک داعی الی اللہ حسن پرویز باجوہ صاحب کے ذریعہ سے پہلے پیغام پہنچا۔ ایک بیعت ہوئی۔ اس کے بعد امریکہ سے مبلغین نے اس کا دورہ کیا اور پروگرام وغیرہ ہوتے رہے ریڈیو پروگرام بھی ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات مزید بیعتیں ہوئیں۔

نئے ممالک میں نفوذ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پرانے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کے لئے تعلیم وتربیتی پروگرام بنائے گئے۔ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا۔اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے اور بے شمار ممالک ہیں جن میں یہ سارے کام ہوئے۔

اللہ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 776 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1280 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام میں سرفہرست بینن کا نمبر ہے جہاں اس سال 155 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں 136 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔تیسرے نمبر پر مالی ہے جہاں 65 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔اس کے علاوہ اور بہت سارے ممالک ہیں جن میں یوکے بھی شامل ہے جہاں بیس بائیس سے اوپر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ قیام کے دوران بہت سارے ایمان افروز واقعات سامنے آتے ہیں۔اس وقت بیان کرنے مشکل ہیں۔

بینن سے لوکل مشنری عالیو صاحب لکھتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں لانتیری (Lanterie) میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں جب تبلیغ شروع کی تو لوگ اسلام کی موجودہ حالت پر باتیں کرنے لگ گئے کہ آج مسلمان یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں یعنی ہر قسم کی خرابیاں گنوانے لگ گئے۔تب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا کہ اسی حالت کی درستی کے لئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے تو آپ علیہ السلام آئے ہیں۔ آپ مسیح اور امام مہدی بن کر آئے ہیں۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اگر یہی امام مہدی ہیں تو پھر کوئی معجزہ بیان کریں۔تو مشنری کہتے ہیں میں معجزات کی باتیں کرنے لگا تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا چھوڑو کہ معجزات کیا کیا بیان ہوئے۔ ہمارے یہاں اس علاقے میں عرصے سے بارش نہیں ہوئی۔ دعا کرو کہ بارش ہو جائے۔ہم تب مانیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے آئے ہیں اور اگر تم یہی نشان مانگتے ہو تو میں بھی اس اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تمہیں کہتا ہوں کہ بارش ہو جائے گی۔اور کہتے ہیں ہم نے دعا کی۔اگلے دن دوسرے شہر میں جب پہنچے ہیں تو پیچھے ان کی اطلاع آئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رات ہی بہت بارش ہوگئی۔

امیر صاحب کانگو لکھتے ہیں کہ مشرقی صوبے میں دورہ کیا۔ پمفلٹ تقسیم کئے۔مخالفین نے یہ کوشش کی کہ لوگ پیغام نہ سنیں۔ گھر گھر جا کر لوگوں کو منع کیا۔ لیکن الحمد للہ اس کوشش کے باوجود ساؤتھ کے جس شہر میں وہ گئے تھے وہاں اب تک ساٹھ سے زیادہ لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں اور اس کے علاوہ اس علاقے میں مختلف جگہوں پر پانچ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور صوبے میں دو ہزار سے زیادہ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

امیر صاحب کانگو ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے کام سے کنشاسا آیا اور احمدیہ مشن بھی آ گیا۔اس نے بتایا کہ 'پوپوکاپاکا' (Popokapaka) میں کئی سو احمدی ہیں (ایک جگہ کا نام ہے) ان کو مدد کی ضرورت ہے اس لئے ان کو بھی کچھ مدد دیں۔ کہتے ہیں وہاں گئے۔ ہمارے ریکارڈ میں تو یہ جماعت تھی ہی نہیں۔ ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا کہ یہ جماعت یہاں قائم ہے۔ بہرحال جائزہ لینے کے بعد معلم بھجوایا۔ جب ہمارا معلم وہاں پہنچا اور وہاں کے مولوی کو پتا لگا کہ یہ احمدی ہے۔اس نے کہا تم لوگ کافر ہو ہم تمہاری بات نہیں سنیں گے یہاں سے چلے جاؤ۔لیکن بہرحال رمضان کے مہینے میں ایک واقعہ ہوا۔مسلمانوں کی مسجد کا جو امام تھا وہ کچھ دنوں کے لئے وہاں سے کہیں گیا ہوا تھا۔تراویح اور نمازیں پڑھانے کے لئے ان کو کوئی نہیں مل رہا تھا۔ چنانچہ اگلے روز انہوں نے معلم سے کہا کہ مسجد میں آ جاؤ اور نمازیں پڑھاؤ، تراویح پڑھاؤ۔ دو تین دن تو معلم نے پڑھائیں لیکن جب وہاں کے امام کو دوسرے شہر میں یہ خبر پہنچی کہ احمدی معلم نمازیں پڑھا رہا ہے تو اس نے پیغام بھجوایا کہ اس کو فوراً مسجد سے نکال دو۔ بہرحال ایک شریف النفس عیسائی نے معلّم کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا۔ اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت دے دی اور ایک جگہ مہیا کر دی۔ معلّم نے لوگوں کو کہا کہ جو میرے ساتھ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں وہ اس گھر میں آ جایا کریں۔ تیسرے دن ہی وہاں نماز شروع ہو گئی اور اس کے بعد پھر معلّم کی رہائش اور نماز سینٹر کے لئے مکان کرائے پر لے لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اب ایک جماعت قائم ہے اور عید پر بھی مقامی مسجد میں جتنے لوگ جاتے تھے اس سے زیادہ ہمارے معلم کے پیچھے لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آ رہے تھے اور بیعت کر لی۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کہتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے انتہائی بابرکت منصوبے کے تحت ہر جگہ جماعت کا تعارف ہو چکا ہے۔ ایک گاؤں میں جہاں پہلے سے اطلاع بھجوائی گئی تھی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی پیغام لے کر آ رہے ہیں۔ یہ گاؤں والے اور قریب کے گاؤں کے امام اور چیف

ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک غیر معمولی جوش وجذبہ دیکھنے کو ملا۔ تقریباً چار گھنٹے کی مجلس سوال وجواب کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام گاؤں بشمول امام اور چیف اور اسی طرح ساتھ کے گاؤں کے امام اور گاؤں کے لوگ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ الحمدللہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک بنی بنائی خوبصورت مسجد بھی جماعت کو عطا فرمائی۔ گاؤں کا چیف امام کہنے لگا کہ آپ کی باتیں سن کر لگ رہا تھا کہ میں آج حقیقی مسلمان ہوا ہوں۔ لہٰذا آپ میری تربیت کریں اور مجھے صحیح اسلام سکھائیں۔

برکینا فاسو میں بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ریجن کے ایک گاؤں بومبیں (Bombain) میں ہمارے مشنری تبلیغ کی غرض سے پہنچے۔ نماز عشاء کے بعد تبلیغ کا آغاز کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے حوالے سے دلائل پیش کر کے لوگوں کی تسلی کروائی گئی۔ تبلیغ کے اختتام پر ایک شخص نے بتایا کہ جب میں چھوٹا تھا تو میرے والد نے ایک خواب سنائی تھی کہ ایک شخص ہاتھ میں تلوار لئے آسمان سے زمین کی طرف آ رہا ہے۔ میرے والد نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ امام مہدی کے آنے کا وقت ہے۔ کیونکہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ آمد میری زندگی میں نہ ہو اور میرے مرنے کے بعد ہو۔ بہرحال تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب بھی امام مہدی آئیں تو ان کو قبول کر لینا۔ آج آپ لوگوں کے منہ سے امام مہدی کے ظہور کی خبر سن کر مجھے میرے والد کی نصیحت یاد آ گئی۔ اس لئے میں آج اپنے خاندان سمیت احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے اس گاؤں میں 59 افراد نے بیعت کی۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی، تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی مجموعی تعداد 401 ہے۔ جن میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 245 بنی بنائی ملی ہیں۔ اس میں امریکہ اور بہت سارے دوسرے ممالک ہیں جہاں مساجد تعمیر کی گئیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی۔ دوران سال ستمبر میں آئرلینڈ میں تعمیر مکمل ہوئی۔ مڈغاسکر میں ہوئی۔ برازیل میں ہوئی۔ اور جاپان کی مسجد بھی آخری مراحل میں ہے۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کے تعلق سے واقعات میں آئیوری کوسٹ سے ہمارے ایک معلم کریم صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ دو ہفتہ قبل خواب میں دیکھا کہ گاؤں میں بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر ایک طرف جا رہے ہیں جبکہ ایک شخص ان کے آگے چل رہا ہے جس کے ہاتھ میں ایک عصا ہے۔ جو لوگ خواب میں اس کے پیچھے چل رہے تھے انہی میں سے بعض نے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم جس آدمی کے پیچھے چل رہے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو مَیں بھی خواب میں بھاگ کر ان لوگوں میں شامل ہو گیا۔ جب قریب سے دیکھا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جو ہماری ہدایت کے لئے ہمارے آگے چل رہے تھے۔ چنانچہ ہم ان کے پیچھے چلتے رہے۔ تھوڑی دور جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا عصا زمین میں گاڑتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں اپنی مسجد بنائیں گے۔ چنانچہ ابھی چند دن پہلے جب گاؤں کے چیف نے ہمیں مسجد کے لئے زمین دکھائی تو وہ عین وہی جگہ تھی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں مجھے اپنا عصا گاڑ کر دکھایا تھا۔

اروشہ ریجن تنزانیہ سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نئی جماعت کسوانی (Kisiwani) میں وقار عمل کے ذریعہ پانچ ہزار اینٹ تیار کی جا رہی ہے۔ وقار عمل میں نومبائعین شامل ہو رہے ہیں اور دو ہزار اینٹیں بن چکی ہیں۔ ان اینٹوں کو پکایا جائے گا۔ وہاں نومبائعین بھی بڑی محنت سے مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ اس طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تینکو دُوگو (Tenko-Dogo) ریجن کی ایک ابتدائی جماعت کوکو نوغیں (Koko-Nogain) میں کویت سے مولویوں کا ایک گروپ آیا اور ان کو ایک شاندار مسجد بنانے کی پیشکش کی۔ لیکن گاؤں والوں نے جب ان کو بتایا کہ ہمارا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے تو مولوی جماعت کے خلاف بولنے لگ گئے اور کہا کہ اگر آپ جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں تو ہم آپ کو بہت اچھی مسجد بنا کر دیں گے۔ اس پر گاؤں کے احمدی امام نے انہیں جواب دیا کہ اگر آپ مسجد بنانا چاہتے ہیں تو بنائیں لیکن یہ خیال مت کرنا کہ ہم جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری زندگیوں کا نچوڑ احمدیت ہے اور اس مٹی کی مسجد میں ہی ہم خوش ہیں۔ جو کچی مسجد بنی ہوئی ہے اسی میں ہم خوش ہیں اور اسی مٹی کی مسجد میں ہی ہم احمدی ہونے کی حالت میں مرنا پسند کریں گے اور جب تک میں زندہ ہوں اس جماعت میں کوئی فتنہ پیدا نہیں ہونے دوں گا۔ یہ جواب ساری جماعت کے ایمان کی تقویت کا باعث بنا۔ یہ صورتحال دیکھ کر مولوی وہاں سے اٹھے اور برا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہاں مٹی کی مسجد نہیں بلکہ ان کو مسجد کی منظوری دی گئی تھی اور پکی مسجد تکمیل کے مراحل میں ہے، تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔

تراجم قرآن کریم

ایڈیشنل وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جو مکمل تراجم قرآن کریم جماعت احمدیہ کی طرف سے طبع کروائے جا چکے ہیں ان کی تعداد اب تک 74 ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال یہ 72 تھی اس سال دو نئی زبانوں سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہوا ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کی کتب اور فولڈر 22 زبانوں میں شائع ہوئیں اور بہت سارے ابھی چھپوائی کے مراحل میں ہیں۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبصرے

چین میں کتب کی نمائش کے دوران ایک رسالے کی مدیرہ صاحبہ ہمارے سٹال پر آئیں اور کتب کو دیکھتے ہوئے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کو کھول کر دیکھا۔ وہ کچھ دیر کھڑی ہو کر ورق گردانی کرتی رہیں۔ پھر بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیا اور تقریباً ایک گھنٹہ تک بیٹھی پڑھتی رہیں۔ پھر کہنے لگیں یہ کتاب اتنی دلچسپ تھی کہ چھوڑنے کو دل نہیں کرتا تھا۔ میں نے اسّی فیصد تو یہاں پڑھ لی ہے اور باقی گھر جا کر پڑھوں گی۔ اپنا رابطہ اور پتہ وغیرہ بھی دیا اور کہنے لگیں کہ انہیں اور لٹریچر بھجوایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم الشان مضمون کے بالا ہونے کے نظارے بار بار دیکھنے کو ملتے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے بسّم (Bassam) ریجن کے معلّم لکھتے ہیں کہ میں ایک جماعتی سکول کے کام کے سلسلہ میں بوُنوُآ (Bonoua) شہر میں ایک سرکاری افسر سے ملنے اس کے دفتر گیا۔ دفتر میں جب مشن کا تعارف کروایا تو ایک اہلکار نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ سے کسی حد تک واقف ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس نے ایک بک سٹال سے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا فرنچ ترجمہ خریدا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ مذہباً عیسائی ہے مگر یہ کتاب اکثر اس کے مطالعہ میں رہتی ہے کیونکہ اس کے مضامین نہایت گہرے اور حیرت انگیز ہیں۔

وکالت اشاعت (طباعت)

وکالت اشاعت طباعت کا جو شعبہ ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 761 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر 58 زبانوں میں ایک کروڑ تیئیس لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو کی تعداد میں شائع کئے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ پہلی دفعہ جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر گئی ہے۔

میاں قمر احمد مبلغ بینن کہتے ہیں کہ امیر صاحب فلسطین اور صدر صاحب مصر کے دورے کے بعد خاکسار مدرسۃ الاسلامیہ العربیہ کے ڈائریکٹر امام موسیٰ سے ملنے گیا۔ موصوف رمضان کے تیس دن پورتونوو کے بڑے ریڈیو پر درس دیتے ہیں۔ موصوف امام نے بہت محبت سے استقبال کیا اور کہا کہ میرے پاس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ آپ کے لٹریچر نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ میں زبان سے تو احمدی نہیں مگر دل سے احمدی ہوں۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

رپورٹ وکالت اشاعت ترسیل۔ وکالت اشاعت کا یہ ترسیل کا شعبہ جو بنایا گیا ہے ان کے مطابق دوران سال دنیا کے مختلف ممالک کو 38 مختلف زبانوں میں نئی شائع شدہ کتب تین لاکھ پانچ ہزار تین سو کی تعداد میں یہاں لندن سے بھجوائی گئیں۔ اور ان کتب کی کل مالیت تین لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈ تھی۔

قادیان سے کتب کی ترسیل بھی جاری ہے اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کام کر رہا ہے اور مختلف ممالک کی مرکزی اور ریجنل لائبریریوں میں اور فروخت کے لئے دو کروڑ چھیاسٹھ لاکھ روپے کی مالیت کی کتب بھجوائی گئیں۔ جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام ہوا 220 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ان کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔ مزید جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

وکالت تعمیل وتنفیذ

وکالت تعمیل وتنفیذ لندن۔ وکالت تعمیل وتنفیذ کے کاموں میں بھارت، نیپال اور بھوٹان کے کام ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کاموں میں کافی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پریس ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دو لاکھ نوے ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹ اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

فارنہام (Farnham) میں رقیم پریس کے لئے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے انشاء اللہ یہ اسلام آباد سے وہاں شفٹ ہو جائے گا۔

افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کر رہے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، برکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد دس لاکھ پچاسی ہزار ہے۔ فضل عمر پریس قادیان کے لئے

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

جدید اور تیز رفتار بائنڈنگ اور فولڈنگ مشین خرید کر بھجوائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس مشین کے ذریعہ سے کام ہو رہا ہے۔ گیمبیا میں پہلا جدید کمپیوٹرائزڈ پریس سسٹم لگایا گیا۔

نمائشیں و بک سٹالز

نمائش اور بک سٹالز، بک فیئرز جو ہیں ان کے ذریعہ سے اس سال چوبیس سو ساٹھ نمائشوں کے ذریعہ سترہ لاکھ نو ہزار سے اوپر افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سال تیرہ ہزار سات سو پینتیس بک سٹالز اور بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ سترہ لاکھ اٹھانوے ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

نمائشوں کے تعلق میں واقعات و تأثرات

نمائشوں کے حوالے سے واقعات اور تاثرات نائیجیریا کی سٹیٹ اوسون (Osun) کے گورنر کے نمائندے نے یہ لٹریچر وغیرہ دیکھ کر کہا: ہم جماعت احمدیہ کی انسانیت کی خدمت کے معترف ہیں اور آپ کی امن کے لئے کی گئی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے۔ لکسمبرگ میں ایک نمائش کے موقع پر ایک جرمن آدمی ہمارے سٹال پر آیا اور مختلف کتب دیکھ کر کہنے لگا کہ میں ویسے تو دہریہ ہوں لیکن آپ کے اس پُرامن پیغام کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ کاش ہر ایک اس پیغام کو مان لے تب ساری دنیا امن سے بھر جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ پیغام ہر ایک تک پہنچائیں گے۔ اس پر ایک خادم نے کہا کہ ہم پہنچا رہے ہیں اسلئے تو یہاں بھی آئے ہیں۔

لیگوس نائیجیریا کے سیکیورٹی آفیسر کو جب مختلف لیکچرز کی جو میری کتاب ہے Pathway to Peace دی گئی تو کہنے لگے: یہ کتاب پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ حقیقی سچائی اور امن کی تبلیغ کی۔ اگر ہر مذہبی لیڈر اس عالمی امن کے لئے امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا ساتھ دے تو دنیا میں امن کی بارش ہونے لگ جائے اور ہمیں امن نصیب ہو جائے۔

اس سال بینن میں تراجم قرآن کریم اور کتب سلسلہ کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر کالج کے پروفیسر ہوبرٹ ماگا (Hubert Maga) صاحب نے ہمارے مربی کو نمائش دیکھنے کے بعد کہا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں۔ اسلام کے بارے میں میڈیا سے بہت کچھ سنا اور دیکھا تھا لیکن نمائش دیکھنے کے بعد سب کچھ اس کے برعکس پایا۔ مجھے یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے۔ جو لوگ متشددانہ کارروائیاں کرتے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ اسلام کا بہترین تصور پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ موصوف نے جاتے ہوئے فرنچ ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم اور اسلام کی دیگر کتب بھی خریدیں۔

کبابیر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ حیفا یونیورسٹی میں کبابیر جماعت کی طرف سے نمائش کی کتب اور ایک سٹال کا اہتمام کیا گیا۔ ہمارے بک سٹال پر ایک غیر احمدی نوجوان آیا اور کتابوں کو بغور دیکھنے لگا۔ اسی اثناء میں اس کی نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پر پڑی اور کہا کہ اس کتاب کی قیمت کیا ہے؟ میں دس کتابوں کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہوں تا کہ میری طرف سے یہ لوگوں میں تقسیم کی جائیں۔ ہم نے اس سے پوچھا کیا آپ نے اس کتاب کو پڑھا ہے۔ تو کہنے لگا میں اس کتاب سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس نے دس کتابوں کی قیمت ادا کی کہ میری طرف سے لوگوں کو دے دیں۔

نائیجیریا کے ایک پروفیسر نمائش کے موقع پر آئے۔ اپنے تاثرات میں کہتے ہیں کہ بہت عمدہ پروگرام ہے۔ میری خواہش ہے کہ دوسرے مسلمان بھی اسلام کی امن کی تعلیم ہمارے ملک اور ساری دنیا میں پھیلانے میں آپ کا ساتھ دیں۔

بُک سٹال اور بُک فیئرز کے حوالے سے واقعات

بُک سٹالز اور بک فیئرز کے حوالے سے بعض اور ایمان افروز واقعات۔ ابوطاہر منڈل صاحب مرشد آباد بنگال کہتے ہیں کہ ہم نے لال باغ میں ایک بک سٹال لگایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ کچھ مخالفین نے ہمارے بک سٹال کی مخالفت کی جس میں مرشد آباد کے اخبار کے ایڈیٹر سکھند و منڈل صاحب سٹال پر آئے اور مخالفین کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ میں اس جماعت کو اچھی طرح جانتا ہوں ایک دن یہی جماعت پوری دنیا کو فتح کرے گی۔

مبلغ انچارج جاپان لکھتے ہیں کہ ہمارے بک سٹال پر ایرانی سفارت خانے کے ایک عہدیدار آئے اور درّثمین فارسی اور دیگر کتب حاصل کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ کہنے لگے کہ 1980ء کے اواخر میں مشرقی افریقہ کے ممالک میں تعینات تھا تو ایک دن میں نے سواحیلی ترجمہ قرآن دیکھا تھا۔ مجھے اس وقت سخت حیرانگی ہوئی تھی کہ یہ وہی قرآن ہے جو ہم پڑھتے ہیں لیکن اس کا سواحیلی ترجمہ اس جماعت کو کرنے کی توفیق ملی ہے جسے ہم مسلمان نہیں سمجھتے۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے شائع کردہ اسلامی لٹریچر میں غیر معمولی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے جاپان میں اسلام کی زبردست خدمت کو سراہا جو جماعت احمدیہ جاپان انجام دے رہی ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ جو جاری کیا گیا تھا اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ چھتیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے تین کروڑ اٹھاسی لاکھ انتالیس ہزار سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔

اس وقت فلائرز اور لیف لیٹس کے ذریعہ پیغام پہنچانے کے لحاظ سے نمایاں کام کرنے والوں میں امریکہ جہاں بیالیس لاکھ فلائرز تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح گزشتہ چھ سالوں میں مجموعی طور پر امریکہ میں اکہتر لاکھ سے اوپر فلائرز تقسیم ہوئے۔ ان فلائرز کے علاوہ بک فیئرز، نمائشیں، اخبارات، ٹیلیویژن وغیرہ کے انٹرویو بھی ہیں ان کے ذریعہ سے ساٹھ ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ کینیڈا والوں نے چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار فلائرز تقسیم کئے اور ان کے ذریعہ سے پندرہ لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ جرمنی میں دو لاکھ نو ہزار لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ وہاں تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ سویڈن میں ایک لاکھ پچاس ہزار فلائرز تقسیم ہوئے۔ دو لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچا۔ سوئٹزرلینڈ میں ایک لاکھ ترانوے ہزار فلائرز تقسیم ہوئے۔ تین لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح ٹرینیڈاڈ پچپن ہزار۔ گوئٹے مالا ایک لاکھ۔ برازیل پچیس ہزار۔ جمائیکا وغیرہ بہت سارے ملک ہیں۔ ہیٹی اور بیلیز۔ اور آسٹریلیا میں چار لاکھ پچاس ہزار سے زائد پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ چار لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچا۔ فجی میں پندرہ ہزار، نیوزی لینڈ پچیس ہزار، مارشل آئی لینڈ۔ یوکے میں پانچ لاکھ بارہ ہزار سے زائد فلائرز تقسیم ہوئے۔ ناروے کی جماعت نے اس سال دو لاکھ نوّے ہزار اور اب تک مجموعی طور پر دس لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا۔ بیلجیئم نے اس سال تین لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ نو لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ہالینڈ ایک لاکھ تیئیس ہزار۔ سپین پانچ لاکھ چار ہزار۔ فرانس دو لاکھ ستر ہزار پرتگال سولہ ہزار۔ ڈنمارک میں بھی اس سال دو لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ کروشیا پچیس ہزار۔ اور نائیجیریا نو لاکھ پچاس ہزار۔ تنزانیہ دو لاکھ۔ ٹوگو تیس ہزار۔ برکینا فاسو اٹھاون ہزار۔ کانگو کنشاسا ایک لاکھ پچاس ہزار۔ کینیا ایک لاکھ سینتیس ہزار۔ بینن چار لاکھ تریسٹھ ہزار۔ اور مختلف ملک جو لاکھ سے اوپر ہیں مَیں بتا دیتا ہوں۔ مالی ایک لاکھ تہتر ہزار۔ یوگنڈا ایک لاکھ تیئیس ہزار۔ سیرالیون دو لاکھ اسّی ہزار۔ انڈیا میں پانچ لاکھ چھ ہزار سے زائد فلائر تقسیم کئے گئے جن کے ذریعہ سے اتنے ہی افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بنگلہ دیش میں کہتے ہیں کہ تین لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا۔ اسی طرح نیپال، بھوٹان میں بائیس ہزار اور دو ہزار آٹھ سو لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ جاپان میں کہتے ہیں دو لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا۔ اسی طرح سنگاپور، تھائی لینڈ، کبابیر وغیرہ مختلف ممالک ہیں۔

اس سال سپین میں جامعہ یوکے سے جو طلباء فارغ ہوئے تھے ان کو لیف لیٹس تقسیم کرنے کے لئے بھجوایا گیا تھا اور انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں لیف لیٹس چھپوا کر دو لاکھ بیاسی ہزار کی تعداد میں چھیاسی چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں سپین کے لوگوں کو تقسیم کئے۔ پولیس نے بعض جگہ ان کو تقسیم کرتے دیکھ کر تلاشیاں بھی لیں پھر لیف لیٹ پڑھ کے معذرت بھی کی۔ کہتے ہیں اس سال کئی نئی جگہوں پر اسلام کا پیغام پہنچا۔ پھر ستمبر کے شروع میں ایک اور جامعہ کا گروپ وقف عارضی پر وہاں گیا تھا۔ انہوں نے پچپن ہزار کی تعداد میں لیف لیٹ تقسیم کئے۔ میکسیکو میں فلائر کی تقسیم کا غیر معمولی کام ہؤا۔ ان کو میں نے لاس اینجلس میں خطبے کے دوران کہا تھا کہ اس علاقے میں تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جو انہوں نے کام کیا ہے بہت بڑی تعداد یہاں سپینش بولنے والی ہے۔ گوئٹے مالا سے ایک وفد یہاں بھجوایا گیا تھا۔ میکسیکو میں پرانے مایا تہذیب کے بعض لوگ مسلمان ہیں۔ خیاپاس (Chiapas) میں ان کی مسجد بھی ہے۔ چنانچہ پیغام بھجوایا گیا تو ستّر افراد نے مسجد اور امام سمیت احمدیت قبول کی۔ اس سال وہاں جامعہ کینیڈا کے طلباء بھجوائے گئے تھے۔ انہوں نے بہت بڑی تعداد میں فلائر تقسیم کئے۔ مریڈا (Merida) شہر کی آبادی ایک ملین ہے۔ پُرامن شہری ہیں، بیس یونیورسٹیاں ہیں۔ گزشتہ آٹھ ماہ میں ڈیڑھ ملین فلائر وہاں تقسیم کئے گئے ہیں اور آٹھ ماہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسّی بیعتیں بھی ہو چکی ہیں۔

پھر لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے بعض واقعات۔ عبدالنور عابد صاحب لکھتے ہیں کہ فلائر کی تقسیم کے نتیجہ میں ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے اپنا فون نمبر دیا۔ بعد میں ہم امیر صاحب کے ساتھ اس کے شہر اس سے ملنے گئے تو معلوم ہوا کہ وہ تمام خاندان بیروت سے 1930ء میں گوئٹے مالا آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ ہم سب احمدی تھے۔ بچپن سے میں احمدی ہوں۔ میرے ماں باپ احمدی ہونے کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔ اس کی عمر ساٹھ سال تھی اور ایک یونیورسٹی میں اکانومسٹ ہے۔ کہتے ہیں الحمد للہ کہ لیف لیٹس کے ذریعہ سے ہی پرانے ایک گمشدہ احمدی سے بھی رابطہ بحال ہو گیا۔ لیف لیٹ کی تقسیم کی وجہ سے گوئٹے مالا میں 91 بیعتیں حاصل ہوئیں۔

ڈنمارک کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ انصار اور خدام کے فلائر تقسیم کرنے کے پروگرام میں سابق وزیراعظم ڈنمارک کی بیٹی نے بھی فلائر لئے اور گھر جا کر اس نے کچن کی میز پر رکھ دیئے۔ جب سابق وزیر اعظم نے ہمارا فولڈر Muslims for Loyalty دیکھا اور پڑھا تو اس کو اتنا پسند آیا کہ انہوں نے اس کو اپنے فیس بک (Facebook) کے اکاؤنٹ پر ڈال دیا جس کو اندازاً تین چار لاکھ افراد نے وِزٹ کیا۔

امیر صاحب فرانس کہتے ہیں کہ فرانس کے ایک شہر لی آن (Lyon) میں بعض مولویوں نے جماعت کے خلاف الزامات لگائے اور لوگوں سے کہا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اس شہر میں جماعت کی طرف سے جب پمفلٹ تقسیم کئے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اسلامی تعلیم پر مشتمل ایک پمفلٹ ایک امام کو ملا۔ اس نے جب پمفلٹ پڑھا تو اپنے جمعہ کے خطبہ میں کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کا پمفلٹ پڑھا ہے۔ یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں آج کے بعد میں ان کو غیر مسلم نہیں سمجھتا۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کہتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لیٹ خدا تعالیٰ کے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔''

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 181)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

فضل سے ملک کے طول وعرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے اب آپ کا یہ لیف لیٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہم امّت مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اس طرح لیف لیٹنگ (Leafletting) کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ ہمارے سے رابطہ کر رہے ہیں۔

نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج امریکہ لکھتے ہیں کہ میکسیکو کے شہر کین کیون (Cancune) میں لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران ایک خاتون نے ہمارے مبلغ کو روک کر کہا کہ میں اسلام میں دلچسپی رکھتی ہوں اور آج ہی مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور موصوفہ نے ایک مبلغ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں نے رات کو اس کو خواب میں دیکھا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہ لڑکا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسلام کے بارے میں اشتہار تقسیم کر رہا ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے اسی وقت بیعت کر لی اور ان کا بڑا وسیع کاروبار ہے اور اپنا ایک گھر بھی انہوں نے ہمارے مبلغ کو پیش کر دیا۔

مبلغ سوئٹزر لینڈ لکھتے ہیں کہ اب تک ملک میں تیرہ لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہو چکے ہیں اور اس کا بہت اچھا فِیڈ بیک (feedback) مل رہا ہے۔

کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے لکھا کہ آج ایک بچے نے مجھے ایک فلائر دیا تھا۔ جب میں نے اس کو پڑھا تو اس نے میرا دل موہ لیا۔ مسلمانوں کی طرف سے اس طرح کے مضامین کی تشہیر نہایت حوصلہ افزاء اور اطمینان بخش ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی یہ تحریر دوسرے مسلمانوں کو بھی متحرک کرنے میں کامیاب ہوگی۔

کتاب 'لائف آف محمدؐ' کی تقسیم اور اس پر غیروں کے تاثرات۔ یہ بڑے وسیع پیمانے پر تقسیم کی جا رہی ہے اور مجلس انصار اللہ یو کے نے مجموعی طور پر سٹالز کے ذریعہ سے یہ تقریباً انچاس ہزار سے اوپر کی تعداد میں 'لائف آف محمدؐ' اور پینتیس ہزار سے اوپر پاتھ وے ٹو پیس (Pathway to Peace......) تقسیم کی ہے اور لوگ کھڑے ہو کر مانگتے ہیں۔ آکسفورڈ سٹریٹ میں ایک سٹال لگایا تھا کہتے ہیں کہ ایک عرب خاتون جس کا تعلق قطر سے تھا آئیں اور انتہائی جذباتی ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ اس سے بہتر کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا جو آپ ان کتابوں کے ذریعہ سے دے رہے ہیں اور زبردستی پچاس پاؤنڈ بھی دے گئیں۔

کہتے ہیں کہ ایک سٹال پر ایک افریقن خاتون آئی اور کتاب حاصل کرنے کے بعد بینر love for all دیکھ کر کہنے لگی آپ لوگ تو احمدی ہیں اور میں ہوم آفس کرائیڈن میں کام کرتی ہوں اور بہت سے احمدیوں کے کیسز پاس کر چکی ہوں۔ آپ لوگ بہت بہادری کا کام کر رہے ہیں۔ اب میں پہلے سے بھی بڑھ کر احمدیوں کے کیسز کا خیال رکھوں گی۔ اور احمدی بھی خیال رکھیں کہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ بول کے کیس نہیں پاس کروانا۔

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ان کی تعداد ایک سو دس ہے اور اب مزید کتابیں بھجوائی گئی ہیں جن میں روحانی خزائن جلد 4 اور حضرت مصلح موعود کی بہت ساری کتب شامل ہیں جن کا ترجمہ ہو گیا ہے، شائع ہو رہی ہیں۔

عربوں کے بعض واقعات ہیں۔ تیونس سے ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میری رہنمائی خدا تعالیٰ نے احمدیت کی طرف خود فرمائی۔ کہتی ہیں مَیں ایک دینی مسئلے کے حل کے لئے مختلف مذہبی چینل دیکھ رہی تھی کہ ایم ٹی اے مل گیا اور باقاعدگی سے دیکھنے لگی۔ پھر میں نے آپ کو چار دفعہ خواب میں دیکھا۔ وہ مجھے لکھ رہی ہیں کہ آپ کو چار دفعہ خواب میں دیکھا اور میرا دل مطمئن ہو گیا۔ ایک دن میرے داماد آئے اور کہنے لگے کہ ایم ٹی اے دیکھا کریں۔ مَیں نے کہا کہ میں تو پہلے ہی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں۔ جب صدر جماعت تیونس ہمیں ملنے آئے تو میں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد اپنے میاں کو تبلیغ کی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

اسی طرح مراکش سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بیعت کے وقت تو شرائط بیعت کا سطحی اعتراف کیا تھا لیکن اب جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب پڑھتا ہوں یا خطبات جمعہ سنتا ہوں یا جماعت کے علماء کو سنتا ہوں تو حقیقی ادراک نصیب ہوا ہے۔

پھر دمشق سے ایک صاحب لکھتے ہیں مجھے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی کا علم تھا اور میں مختلف مجالس علم میں گیا مگر سب میں بھٹکتا ہی رہا اور ہلاکت کی طرف ہی بڑھتا رہا۔ آخر کار ایک دوست سے ایم ٹی اے کا علم ہوا اور احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ جس روز ان احمدی دوستوں نے میرے گھر آنا تھا اس روز میرے آٹھ سالہ بیٹے نے خواب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھا جو اسے نہایت خوبصورت باغ کا دروازہ کھول کر کہہ رہے ہیں کہ آؤ تم اور تمہارے والد اس میں داخل ہو جاؤ۔ اس واضح پیغام کے بعد مَیں بیعت کر کے خلافت حقہ سے وابستہ ہونا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ یہ لکھ رہے ہیں۔

الجزائر سے ایک صاحب لکھتے ہیں مَیں نے بیعت سن 2013ء میں کی ہے۔ مجھے لکھتے ہیں کہ ایک خواب میں دیکھا کہ مَیں آپ کے ساتھ ہوں اور بہت سے لوگ مخالفوں کی طرح آوازیں دیتے ہیں اور ہمیں مارنے کے لئے کھڑے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ خدا کی قسم یہ حق پر ہیں اور امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ خامس ہیں۔ اس پر ایک شخص مجھے مارنے اور گرانے کے لئے نکلا۔ میں نے اسے مارا اور زمین پر دے مارا اور وہ بے حس ہو کر پڑا رہا۔ پھر دوسرا آیا اسے بھی مار کر پہلے پر دے مارا اور وہ بھی بے حرکت پڑا رہا۔ اور پھر تیسرا نکلا اس کا بھی یہی حشر ہوا۔ اس پر مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ میں حق پر ہوں اور جماعت احمدیہ حق پر ہے اور خدا کی طرف سے مؤید و منصور ہے۔

ایک صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ میرا تعارف جماعت سے کئی سال سے ہے لیکن بیعت کی توفیق مجھے چار ماہ قبل ملی۔ آپ سے بے پناہ محبت ہے اور جب بھی ایم ٹی اے پر آپ کو دیکھتا ہوں تو فوراً جذباتی ہو جاتا ہوں۔ مجھے اس عظیم محبت کا راز معلوم نہیں ہے۔ حالانکہ کہتے ہیں صرف ایک سال قبل جماعت کے بارے میں غلط خیالات کی وجہ سے مَیں آپ کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ بیعت سے پہلے جتنی نفرت تھی خدا تعالیٰ نے سب محبت میں بدل دی۔

الجزائر سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے امام الزماں کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عہد بیعت پر قائم ہیں اور ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

ایران سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری عمر 35 سال ہے۔ میرے دو بچے ہیں۔ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا اور میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دیکھتے ہی ان کو سچا مان لیا۔ مجھے 2014ء میں شرف بیعت حاصل ہوا۔ اور پھر یہ والدین کے لئے اور اہلیہ کی قبول احمدیت کے لئے دعا کی درخواست بھی کر رہے ہیں۔

مختلف زبانوں کے ڈیسکس کی رپورٹ

رشین ڈیسک۔ رشیا اور دیگر ریاستوں میں مبلغین اور معلمین اپنے اپنے ممالک میں رہتے ہوئے انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے بڑی محنت سے رشین ڈیسک کے ساتھ کام کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خطبات جمعہ اور دوسرے لٹریچر کے ترجمے ہو رہے ہیں اور ماشاء اللہ یہ بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ کافی وسعت آ چکی ہے۔

فرنچ ڈیسک میں بھی کافی کام ہو رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ، کتب کا ترجمہ، یُوٹیوب کے ذریعہ سے ان کا ایک آفیشل چینل بھی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے اور ایم ٹی اے پر لائیو پروگرام بھی ان کے چل رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار پانچ کتب کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائیں گی۔

چینی ڈیسک۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے اور کتابیں اور لٹریچر شائع کر رہا ہے۔

پریس اور میڈیا آفس۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ ان کے ذریعہ سے بڑی اچھی کوریج دنیا میں جماعت کو مل رہی ہے اور میڈیا فورمز کے ذریعہ انٹرویو بھی کیا جاتا ہے۔ بی بی سی آبزرور اور ایل بی سی ریڈیو شامل ہیں جنہوں نے کوریج دی۔

پھر پریس اینڈ میڈیا آفس کے ممبران نے دوران سال 250 انٹرویو دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

سالانہ رپورٹ احمدیہ ویب سائٹ یہ ہے۔ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہاں اچھا کام ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیحؑ کی کتب اور ملفوظات آڈیو صورت میں بھی 'الاسلام' میں دستیاب ہیں۔ اَور بہت ساری کتب ہیں۔ یہاں وزٹ کریں گے تو آپ کو پتا لگ جائے گا۔

ریویو آف ریلیجنز کا کام بھی بڑا وسیع ہو چکا ہے۔ یو کے، کینیڈا اور انڈیا میں پرنٹ ہوتا ہے۔ تیرہ ہزار پانچ سو سے زائد کاپیاں پرنٹ ہوتی ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔ طلباء کے لئے اس سال قیمت پندرہ پاؤنڈ سے کم کر کے دس پاؤنڈ کر دی گئی ہے۔ اسی طرح کینیڈا وغیرہ میں بھی ان کو میں نے اگلے سال کے لئے بیس ہزار کا ٹارگٹ دیا تھا اب دیکھیں یہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ ان کے بعض خصوصی نمبر شائع ہوتے رہے ہیں اور بڑے اچھے مضامین ہوتے ہیں اب اسے کو لوگوں کو پڑھنا چاہئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا معیار اچھا نہیں۔ لیکن اب تو غیر بھی اس کے معیار کی تعریف کرنے لگ گئے ہیں۔ کئی غیروں نے لکھا ہے کہ ہم نے رسالہ دیکھا اور بڑے اعلیٰ معیار کے مضمون ہوتے ہیں۔ اس کو پڑھنا چاہئے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت عالم سمجھتے ہیں، بعض تنقید بھی کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں بغیر دیکھے تنقید ہو رہی ہے۔ امریکہ میں خاص طور پر اس کی تعداد بڑھانی چاہئے۔ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کو کوشش کرنی چاہئے۔

مختلف ممالک سے رسالوں کی اشاعت

اس سال مختلف ممالک میں مقامی طور پر رسالوں کی جو اشاعت ہوئی۔ 105 ممالک سے جو رپورٹ موصول ہوئی اس کے مطابق 28 زبانوں میں 140 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل وجرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان زبانوں میں عربی، فرنچ، نارویجین، اردو، جرمن انگریزی وغیرہ مختلف زبانیں شامل ہیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 2016) ☆☆

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

منقولات

’’مذہبی تعصب پاکستان کیلئے نقصان دہ ہے‘‘

ایک سروے رپورٹ کے مطابق مذہبی اقلیتوں کیلئے حالات اب اور زیادہ خراب اور پہلے سے بھی بدتر ہو گئے ہیں

☆عبدالسلام جنہوں نے پاکستان کیلئے پہلا نوبل انعام حاصل کیا تھا، پاکستان نے اُس وقت تک اُن کے اس اعزاز کو تسلیم بھی نہیں کیا جس وقت تک ہندوستانی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے انہیں ہندوستان آنے کی دعوت دی اور ڈاکٹر عبدالسلام کے پاؤں چھو کر انکا استقبال کیا

☆جب وہ دسمبر 1979 میں پاکستان تشریف لائے تو اُنکی مادرِ علمی، گورنمنٹ کالج لاہور نے اتنی تکلیف بھی گوارا نہ کی کہ انکی پاکستان میں موجودگی کا کوئی نوٹس لیتے

☆ایک مجسٹریٹ کے حکم پر اُن کی قبر پر لگے کتبہ پر سے ’’پہلا مسلمان نوبل لاریٹ‘‘ کی عبارت میں سے ’’مسلمان‘‘ کا لفظ مٹا دیا گیا

’’مذہبی تعصب پاکستان کیلئے نقصان دہ ہے‘‘

مذہبی اقلیتوں کے بارہ میں ایک حالیہ سروے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ پاکستان بننے کے وقت ہی سے ملک میں مذہبی تعصب موجود تھا لیکن امریکہ میں 9/11 کے حملوں کے بعد یہ مزید بڑھ گیا ہے اور جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں یہ بڑھتا چلا گیا۔

’’خوف کے سائے میں زندگی - پاکستان کے دوسرے درجے کے شہری‘‘ کے عنوان سے یہ رپورٹ ایشیا فاؤنڈیشن نے تیار کی اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پارلیمنٹری سروسز کے زیر اہتمام اسے پیش کیا گیا، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 95 فیصد لوگوں نے کہا ہے کہ تمام شہریوں کے ساتھ برابر کا سلوک ہونا چاہئے۔ لیکن دو تہائی سے زیادہ لوگ جن میں مسلم اور غیر مسلم ممبران پارلیمنٹ بھی شامل ہیں یہ رائے رکھتے ہیں کہ حکومتی افسران جن کی ذمہ داری ہے کہ غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کریں اپنی ذمہ داری بالکل پوری نہیں کر رہے۔ اگست میں نیشنل اسمبلی نے جو قرارداد پاس کی تھی اس رپورٹ میں اُسکی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ اُس میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں 11راگست 1947 کو قائداعظم نے جو تقریر کی تھی اُس تقریر کو بطور نشانِ راہ پیش نظر رکھا جائے۔ اس تقریر میں قائداعظم نے فرمایا تھا کہ پاکستان میں تمام شہریوں کے حقوق برابر ہونگے اور ریاست کو اُن کے مذہب سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔

اس سیاق وسباق میں بعض مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ مثلاً پاکستان کی تخلیق کے فوراً بعد جناب ستیا پرکاش سِنگھا کو جو اُس وقت پنجاب کرسچن لیگ کے ایک لیڈر تھے، پنجاب اسمبلی کا پہلا سپیکر بنایا گیا کیونکہ انہوں نے پاکستان بنانے کے جدوجہد میں حصہ لیا تھا۔ لیکن انہیں اگلے ہی روز استعفیٰ دینا پڑا کیونکہ اُس وقت کے پنجاب کے سب سے بڑے اردو اخبار کے ایڈیٹر نے لکھا کہ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس منصب پر کوئی غیر مسلم بھی فائز ہو سکتا ہے اور اُن کا استعفیٰ فوراً منظور بھی کر لیا گیا۔

پھر ڈاکٹر عبدالسلام کی افسوس ناک داستان ہے۔ عبدالسلام جنہوں نے پاکستان کیلئے پہلا نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ پاکستان نے اُس وقت تک اُن کے اس اعزاز کو تسلیم بھی نہیں کیا۔ جس وقت تک ہندوستانی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے انہیں ہندوستان آنے کی دعوت دی اور ڈاکٹر عبدالسلام کے پاؤں چھو کر انکا استقبال کیا۔ بہت سے ملکوں نے انہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ لیکن اُن کے اپنے ملک کے مذہبی انتہا پسندوں نے اجازت نہ دی کہ اُنکا وطن انہیں خوش آمدید کہہ سکے۔ صرف اس لئے کہ وہ احمدی تھے۔ احتجاج کرنے والے شورش پسندوں نے انہیں قائداعظم یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی آنے سے بھی روکا اور جب وہ دسمبر 1979 میں پاکستان تشریف لائے تو اُنکی مادرِ علمی، گورنمنٹ کالج لاہور نے اتنی تکلیف بھی گوارا نہ کی کہ انکی پاکستان میں موجودگی کا کوئی نوٹس لیتے اسکے برعکس ڈاکٹر عبدالسلام نے بیشتر ترقی یافتہ ممالک کے آفر ٹھکرا دیئے جس میں اُن ممالک نے انہیں اپنی شہریت کی پیشکش کی تھی۔ اُن کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ وہ اپنے وطن کی مٹی میں دفن ہوں اور انہیں ایک مسلمان سائنسدان کی حیثیت سے یاد رکھا جائے۔ اُن کی پہلی خواہش تو پوری ہو گئی، لیکن دوسری خواہش اس لئے پوری نہ ہو سکی کہ ایک مجسٹریٹ کے حکم پر اُن کی قبر پر لگے کتبہ پر سے ’’پہلا مسلمان نوبل لاریٹ‘‘ کی عبارت میں سے ’’مسلمان‘‘ کا لفظ مٹا دیا گیا۔

رپورٹ میں جن پندرہ سو لوگوں کو سروے میں شامل کیا گیا ہے اُن کے مطابق مذہبی اقلیتوں کیلئے حالات اب اور زیادہ خراب اور پہلے سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ اگر سکول میں اُن کے بچہ کے ساتھ کوئی ہندو بچہ بیٹھ جائے تو مسلمان ماں باپ اعتراض کرتے ہیں۔ فیصل آباد کے ایک احمدی استاد نے بتایا کہ اگر پڑوسیوں کو علم ہو جائے کہ اُنکا پڑوسی خاندان احمدی ہے تو وہ اُس کے ساتھ ملنا جلنا اور کھانا پینا پسند نہیں کرتے، ایک اور احمدی نے بتایا کہ لاہور کے حفیظ شاپنگ سینٹر میں ایک بورڈ پر لکھا ہے کہ یہاں احمدی کاروبار نہیں کر سکتے۔ اسلام آباد کے مسلمان بزنس مین نے سروے کرنے والی ٹیم کو بتایا کہ احمدیوں کو اپنے مسلمان ہونے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لینا چاہئے۔

رپورٹ کے مطابق 2014 میں پاکستان بھر میں 144 تشدد کے واقعات ہوئے اور 11 مندروں اور گرجوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک پرتشدد ہجوم نے کوٹ رادھا کشن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے الزام میں ایک عیسائی جوڑے کو زندہ جلا دیا۔ اَسّی فیصد لوگوں کا یہ مطالبہ ہے کہ تمام ناواجب امتیازی قوانین کا خاتمہ کیا جائے جن میں توہین رسالت کا قانون بھی شامل ہے۔

رپورٹ میں اس بات کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ تمام درسی کتابوں میں سے نفرت انگیز مندرجات نکال دیئے جائیں اور تمام ضلعی حکام اور پولیس کو اقلیتوں کے حقوق کے بارہ میں واضح ہدایات دی جائیں۔

مزید چند سفارشات میں کہا گیا ہے کہ ملازمتوں میں کم از کم 5% کوٹا غیر مسلموں کیلئے مختص کیا جائے۔ تمام سیاسی پارٹیاں اپنے اقلیتی ونگز ختم کر دیں اور الیکشن میں کم از کم 10% پارٹی ٹکٹ اپنے اقلیتی ممبران کو دیں۔

سروے میں یہ بات نمایاں طور پر سامنے آئی ہے کہ توہین رسالت کے قوانین نے اقلیتوں کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔ (مضمون: اکرام جنودی) (ترجمہ: شریف احمد بانی، کراچی)

'Religious discrimination harms Pakistan'

DAWN Karachi
25-11-2015

By Ikram Junaidi

ISLAMABAD: Faith based prejudices have existed in Pakistan since the birth of the country and only deepened during Gen Ziaul Haq's missionary rule, and after the 9/11 attacks on America, reveals a recent survey of religious minorities.

Titled 'Living in fear: Pakistan's unequal citizens', the report was prepared by the Asia Foundation and the Pattan Development Organization and launched at the Pakistan Institute of Parliamentary Services on Tuesday.

"More than 95 percent of the respondents said all citizens should be treated equally," the report said, adding that 80 percent of Muslim respondents thought the constitution guarantees that equality. "But as many as two-third Muslims, non-Muslims, officials and MPs thought that the state officials responsible [for protecting] non-Muslim minorities were not doing their job responsibly."

These findings referenced the resolution the National Assembly passed in August, recommending that the speech that the Quaid-e-Azam made in the Constituent Assembly of Pakistan on 11 August 1947 be "regarded as a road map" for the country's future.

In that speech, the founder of the nation had declared that all citizens will be equal in the Pakistan, and that their religious beliefs had "nothing to do with the state".

In this context, the report cited a few instances of religious discrimination since the birth of Pakistan. It recalled that Satya Prakash Singha, leader of the then Punjab Christian League, became the first Speaker of the Punjab Assembly after independence, because he had supported the creation of Pakistan.

But he resigned the next day after an editor wrote in the biggest Urdu-language newspaper that he never imagined that a non-Muslim would occupy that office in Pakistan. And his resignation was accepted instantly.

Then there is the sad story of Dr Abdus Salam, Pakistan's first Nobel Prize winner. Pakistan did not acknowledge the honour until India did, and Indian Prime Minister Indra Gandhi invited him and greeted him by touching his feet.

Many countries invited Dr Salam after that, but religious zealots won't let his home country honour him because he was Ahmadi. Agitators prevented his appearance at Quaid-e-Azam University and Punjab University – and his alma matar, the Government College Lahore did not bother to take notice of his presence when he visited Pakistan in December 1979.

In contrast, Dr Salam turned down offers of citizenship from advanced countries and wished to be buried in native Pakistan and remembered as a Muslim. Though the first part of his wish was fulfilled, a magistrate ruled that the word 'Muslim' in the inscription on his gravestone identifying him as 'the first Muslim Noble Laureate' be sanded off. Nowadays, the religious minorities in Pakistan suffer even worse, according to the 1,500 respondents surveyed in the report.

"Muslim parents object if their children are seated next to non-Muslim children in school," said the father a Hindu student in Multan.

An Ahmadi teacher from Faisalabad said: "If neighbours find out that it is an Ahmadi family, they won't eat with us and avoid inviting us."

Another Ahmadi said that a notice at the Hafiz Shopping Centre in Lahore states that 'Ahmadis cannot do business here'. A Muslim businessman in Islamabad told the surveyors that Ahmadis should declare themselves non-Muslims instead of insisting that they are Muslims.

In 2014, the report says, 11 temples and churches were attacked in 144 incidents of sectarian violence across Pakistan.

A mob burned a Christian couple to death in Kot Radha Kishen in Punjab for allegedly desecrating the Quran. Around 157 families belonging to religious minorities were displaced from Fata. It quotes NADRA, reporting that 3.3 million adult Hindus, 2.8 million adult Christians, over 40,000 Baha'is, 20,000 Sikhs and 3,000 Kalash people live in Pakistan.

Eighty percent of the respondents demanded repeal of all discriminatory laws, including the blasphemy law. The report recommends that textbooks be emptied of all hate material and district administrations, police and court officials sensitized to the rights of non-Muslims.

Other recommendations are: a five per cent job quota for non-Muslims, and political parties should abolish their minority wings and award 10 per cent of party tickets in elections to non-Muslims.

Pattan Development Organization National Coordinator Sarwar Bari told Dawn that it was observed during the survey that the blasphemy law has created difficulties for minorities.

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12؍جنوری 2016 بروز منگل بوقت صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم عبدالرحمٰن صاحب

(ابن مکرم علیم اللہ صاحب، یوکے)

4؍جنوری 2016 کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ چند سال فوج کی ملازمت اختیار کی اور پھر قادیان سے ہجرت کرکے حافظ آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ کے دادا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں خط کے ذریعہ اور بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ تہجد گزار، نماز باجماعت کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت کے اطاعت گزار اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے مخلص اور نیک انسان تھے۔ آپ کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا جس میں غیراز جماعت احباب بھی شامل تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور گیارہ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں آپ کے ایک بیٹے مکرم حافظ سعید الرحمان صاحب مربی سلسلہ آجکل مرکزی رشین ڈیسک یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب (آف جرمنی)

30؍اگست 2015 کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مختلف عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ گراس گیراؤ جرمنی میں لوکل امیر رہے۔ بوقت وفات اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری تعلیم خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم شمیم بخش صاحب

(ابن مکرم رحیم بخش صاحب، فجی)

25؍دسمبر 2015 کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم رحیم بخش صاحب جماعت احمدیہ فجی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے، جنہوں نے والوا کے مقام پر مسجد کیلئے زمین بطور عطیہ دی۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ 1971/1970 میں ربوہ گئے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے مگر بوجہ بیماری دوسال بعد ہی واپس آگئے۔ آپ کو لمبا عرصہ جماعت Voloca کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ قریباً دس سال احمدیہ سکول Voloca میں بطور مینیجر خدمت انجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

کلام الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

خطبہ نکاح
اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11؍اگست 2013 بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا۔ عزیزہ ماہا سید بخاری جو واقفۂ نو ہیں اور مکرم سید فاروق ظفر بخاری صاحب امریکہ کی بیٹی ہیں، ان کا نکاح عزیزم تنویر احمد جاوید ابن مکرم منیر احمد جاوید صاحب جو ہمارے پرائیوٹ سیکرٹری ہیں ان کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالر زحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

: اللہ کرے کہ یہ نکاح، یہ رشتہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ لیکن فریقین کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دعا وہ قبول ہوتی ہے، دعا وہ اثر دکھاتی ہے جس کے ساتھ اس کے مطابق عمل بھی ہو۔ اور جب رشتوں کیلئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ ہر لحاظ سے بابرکت ہوں تو پھر اس کو بابرکت بنانے کیلئے کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لڑکی اور لڑکے نے بھی کوشش کرنی ہے اور دونوں کے سسرال والوں نے بھی کوشش کرنی ہے۔ اور وہ کوشش یہ ہے کہ ایک دوسرے کی برائیوں سے صرف نظر کریں۔ ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھیں۔ ایک دوسرے کے خلاف کسی بھی طرف سے کسی بھی بات سننے سے پرہیز دیں۔ ایک دوسرے کی اچھی اور نیک باتیں سننے کی طرف توجہ کریں۔ اور نہ ہی اس تلاش میں ہوں کہ برائیاں تلاش کی جائیں بلکہ یہ تلاش ہو کہ ایک دوسرے کی نیکیاں تلاش کرنی ہیں۔ پس جو رشتے اس بنیاد پر قائم ہوتے ہیں، جو رشتے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نہج پر نبھائے جاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ قائم رہنے والے رشتے ہوتے ہیں اور ان میں سے جو نسلیں پیدا ہوتی ہیں، جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ بھی دین پر قائم رہنے والی ہوتی ہے۔ گھروں میں سکون اور محبت اور پیار کی فضا ہوتی ہے۔ ان دونوں خاندانوں میں پہلے تو کوئی قریبی تعلق نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی وجہ سے دور دور بیٹھے ہوئے خاندان ایک دوسرے سے رشتے قائم کررہے ہیں۔ اس زمانہ میں جو آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں، سفر کی سہولتیں ہیں، رابطوں کی بھی سہولتیں ہیں، انہوں نے جہاں دنیا کو ایک گلوبل ولیج بنادیا ہے وہاں جماعت احمدیہ کو بھی، افراد جماعت کو بھی ایک دوسرے کے بہت قریب کردیا ہے۔ پس یہ دونوں رشتے جو قائم ہورہے ہیں جب یہ رشتے قائم ہوں تو اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ دو خاندان جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں ان میں ایک دوسرے کی خبریں بڑی جلدی پھیلتی ہیں۔ اسلئے ہر لحاظ سے محتاط ہو کے زندگی کی گاڑی کو چلانا چاہئے۔ اور اس کی ذمہ داری خاص طور پر لڑکا اور لڑکی دونوں کے والدین پر ہے۔ دونوں کے قریبی خاندانوں پر ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہورہا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اور ان میں سے نیک اور صالح اولاد پیدا ہو۔ ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اعلان نکاح اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس، لندن)

ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے ہومیو پیتھک نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حفظِ ماتقدم کے طور پر درج ذیل نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر خاص وعام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

بڑی عمر کے افراد کے لئے:

1. Carcinosin CM
2. Radium Brom CM

10 سال سے 15 سال کے بچوں کے لئے:

1. Carcinosin 1000
2. Radium Brom 1000

10 سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے:

1. Carcinosin 200
2. Radium Brom 200

پہلے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک لیں اور دوسرے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں۔ پھر تیسرے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک اور چوتھے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں اور اسی ترتیب سے بچے اور بڑے سب دونوں دواؤں کی 3 سے 4 خوراکیں لیں۔

(حفیظ احمد بھٹی، لندن، ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ یوکے)

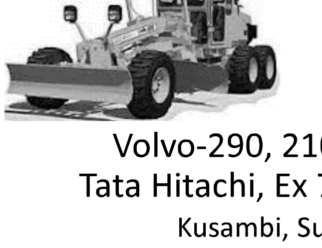

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞ جماعت احمدیہ برہ پورہ، بھاگلپور بہار میں مورخہ 24؍دسمبر 2015 کو بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد برہ پورہ میں مکرم سید عبد الفہیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید فرقان احمد صاحب نے کی۔ نعت مکرم محمد ابوالفضل صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سید ابوالقاسم صاحب، مکرم سید اشرف صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد، معلم اصلاح وارشاد)

۞ جماعت احمدیہ نرگاؤں اُڈیشہ میں مورخہ 24؍دسمبر 2015 بروز جمعرات جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر مسجد میں وقار عمل کیا گیا۔ بعد ازاں 15 اطفال اور 15 ناصرات نے گاؤں کے چوک میں سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر اور نظمیں پیش کیں جس کا علاقہ کے غیر احمدی حضرات پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بعد نماز مغرب مکرم عاشق خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد 4 بچوں نے آنحضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضورؐ کی مذہبی رواداری کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر سبحان علی، معلم اصلاح وارشاد جنوبی ہند)

۞ جماعت احمدیہ جگت گری گٹہ میں مورخہ 1؍جنوری 2016 بروز جمعۃ المبارک احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم ضیاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ جگت گری گٹہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم حفیظ الدین نے کی۔ نعت عزیزم زبیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم نصیر الدین صاحب نے تیلگو زبان میں اور خاکسار نے آنحضورؐ بحیثیت رحمت للعلمین تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد معلم سلسلہ، جگت گری گٹہ، حیدرآباد، تلنگانہ)

۞ جماعت احمدیہ بلّارپور میں مورخہ 2؍جنوری 2016 کو مکرم ایس. ایچ علی صاحب امیر ضلع چندرپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ منیر احمد صاحب نے کی۔ نعت عزیزم شیخ سمیر صاحب آف گڑ چاندور نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم انجینئر نجم علی صاحب، مکرم محسن قریشی صاحب لیکچرار، مکرم سید اظہر علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد پرویز صاحب بلّارپور، مکرم حمید خان صاحب، مکرم جاوید برقی صاحب اور خاکسار نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی خبریں اخبار لوک مت ناگپور، روزنامہ مہاودربھ چندرپور اور ہفت روزہ ودربھ بلّارپور میں مورخہ 4؍جنوری 2016 کو شائع ہوئیں۔

(انصار علی خان، معلم چندرپور مہاراشٹر)

قدوائی کینسر ہسپتال کی ایک عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں جماعتی وفد کی شمولیت

۞ مورخہ 23؍دسمبر 2015 کو قدوائی کینسر ہسپتال نے اپنی ایک عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں جماعت احمدیہ بنگلور کو مدعو کیا تھا۔ اس ہسپتال کے ایک سینئر ڈاکٹر محترم ابراہیم صاحب H.O.D نے مسجد احمدیہ وِلسن گارڈن بنگلور تشریف لا کر دعوت نامہ دیا۔ یہ فنکشن نہایت اعلیٰ پیمانے پر منعقد ہوا۔ جس میں جناب پرنب مکھرجی صدر جمہوریہ ہند، گور، وزیر اعلیٰ کرناٹک اور صوبہ کے بہت سے منسٹر، سنٹرل منسٹر اور سُپریم کورٹ کے جج شامل تھے۔ جماعت کی طرف سے خاکسار، مکرم ولی الدین صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور مکرم ناصر احمد صاحب سیکرٹری جائداد بنگلور وفد میں شامل تھے۔ بڑے شاندار پیمانے پر جماعتی نمائندگان کا استقبال کیا گیا اور VIP گروپ میں شامل کیا گیا۔ قدوائی ہسپتال کے Director نے وہاں موجود معزز مہمانوں سے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ ماہ اکتوبر 2015 میں جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے کینسر مریضوں کیلئے 50 وھیل چیئرز بطور تحفہ ہسپتال کو دی گئی تھیں۔ ڈائرکٹر نے اس کا بھی ذکر کیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے سماجی تعلقات کو بڑھائے اور تبلیغ کے نئے راستے کھولے اور مفید نتائج برآمد ہوں۔ آمین (شاہد پرویز، سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور)

جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے سہ روزہ تبلیغی پروگرام

۞ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 7-8-9 دسمبر 2015 کو مکرم سی. جی. سہیل صاحب انچارج شعبہ نور الاسلام کرناٹک کی بنگلور آمد پر ایک سہ روزہ تبلیغی پروگرام تشکیل دیا گیا جس میں انصار و خدام نے بھرپور حصہ لیا اور 180 مشہور شخصیتوں، ادیبوں اور مذہبی رہنماؤں کو احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف اور اسلام کا پُر امن پیغام پہنچایا گیا اور جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ جسے تمام معززین نے بخوشی قبول کیا اور جماعت کی قیام امن کی کوششوں کی تعریف کی۔ (میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جماعت احمدیہ شموگہ میں تبلیغی دورہ و لیف لٹس کی تقسیم

۞ مورخہ 4؍دسمبر 2015 کو جماعت احمدیہ شموگہ صوبہ کرناٹک کے ایک وفد نے مکرم B.Ramu صاحب جو شموگہ کے ایک سرکاری افسر ہیں، مکرم V.P.Inkeri صاحب D.C شہر شموگہ سے ملاقات کی اور انہیں جماعتی تعارف پر مشتمل تصاویر، لیف لٹس اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب World Crisis پیش کی۔

(طارق احمد ادریس، مبلغ سلسلہ شموگہ)

تربیتی اجلاس

۞ مورخہ 6؍دسمبر 2015 کو مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی جانب سے قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید عبدالملک صاحب نے کی۔ قائد مجلس نے عہد دہرایا۔ نظم مکرم یونس احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں دینی و رُوحانی ترقی کے گُر بیان کئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۞ جماعت احمدیہ دیان ہلّی میں مورخہ 16؍دسمبر 2015 کو صدر جماعت احمدیہ شموگہ کی زیر صدارت اصلاح اعمال کے موضوع پر ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ (عبدالواحد خان، مربی سلسلہ شموگہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7718: میں فرحت ناصر زوجہ مکرم عبدالعلی ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ، قادیان ضلع گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رجنوری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 16.45 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 وپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالعلی ناصر الامۃ: فرحت ناصر گواہ: مظہر احمد وسیم

مسل نمبر 7719: میں سلیم .ٹی. کے ولد مکرم محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ قلی عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت کل کلم، کارپرم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 رجولائی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین ایک ایکڑ تراسی سنٹ بمقام کل کلم۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایچ.پی.نجیب العبد: ٹی.کے.سلیم گواہ: ٹی.کے امیر علی

مسل نمبر 7720: میں منصور .ٹی. کے ولد مکرم ٹی. کے محمد کٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ قلی پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت کل کلم، ملاپرم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 7.5 سینٹ زمین بمقام کل کولم۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم.پی.نجیب العبد: ٹی.کے.منصور گواہ: ٹی.کے.امیر علی

مسل نمبر 7721: میں ارشاد .کے ٹی ولد مکرم کے .ٹی عبد الکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت کل کلم، ملاپرم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 رمئی 2015، وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی.کے.امیر علی العبد: ارشاد.کے.ٹی گواہ: عبدالجلیل.ٹی.ایم

مسل نمبر 7722: میں عاصمہ زوجہ مکرم اقبال احمد مومن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن 21/1698 اولڈ اسٹیشن روڈ، اولڈ اکٹرائی ناکہ، جواہر نگر، ڈاکخانہ اچل کرنجی ضلع کولہاپور صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ردسمبر 2015، وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/2100 روپئے، زیور طلائی: دو عدد نیکلیس 4.8 تولہ، ایک عدد منگل سُتر آدھا تولہ، تین جوڑی ٹاپس 1.5 تولہ (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: روشن احمد تنویر الامۃ: عاصمہ گواہ: اقبال احمد

مسل نمبر 7723: میں اقبال احمد مومن ولد مکرم عبداللطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن 21/1698 اولڈ اسٹیشن روڈ، اولڈ اکٹرائی ناکہ، جواہر نگر، ڈاکخانہ اچل کرنجی ضلع کولہاپور صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ردسمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہیں میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد تنویر العبد: اقبال احمد گواہ: پی سکندر حسین باشا

مسل نمبر 7724: میں بی.بی سارہ زوجہ مکرم عبداللطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن 21/1698 اولڈ اسٹیشن روڈ، اولڈ اکٹرائی ناکہ، جواہر نگر، ڈاکخانہ اچل کرنجی ضلع کولہاپور صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ردسمبر 2015، وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/500 روپئے، زیور طلائی: ایک عدد ہار 3 تولہ، ایک جوڑی کان کی بالی آدھا تولہ (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں) غیر منقولہ جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوتی ملنے پر اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: روشن احمد تنویر الامۃ: بی.بی.سارہ گواہ: پی.سکندر حسین باشا

مسل نمبر 7725: میں رغیب احمد ولد مکرم محمد وسیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ناصر آباد، قادیان ضلع گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 راپریل 2015، وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: رغیب احمد گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 7726: میں سید عارف احمد ولد مکرم سید نظام الدین جمیل احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل، قادیان ضلع گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 رجنوری 2016، وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق محمود العبد: سید عارف احمد گواہ: مبارک احمد امینی

مسل نمبر 7727: میں ماہِ طلعت زوجہ مکرم سید عارف احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1982، ساکن حلقہ ننگل، قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 رجنوری 2016، وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 70 گرام، زمین 5.5 مرلہ بمقام کاہلواں قادیان بطور حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایاز عالم الامۃ: ماہِ طلعت گواہ: ناصر احمد بٹ

بقیہ خطبہ بطرز سوال وجواب از صفحہ 7

جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصول سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلاح دارین کے حصول کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے‘‘۔ ایک فارسی شعر کا مصرعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ: سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل‘‘ کہ جو بھی بات دل سے نکلتی ہے وہ دل پر ضرور بیٹھتی اور اثر کرتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: فرمایا: ’’مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران:104) یادرکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یادرکھو جبتک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (بلکہ فرمایا کہ) وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔‘‘

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی وعدے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ میں مذکور کامیابی کے حصول کیلئے کیا شرط بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ وعدہ تو بیشک ابن مریم سے ہوا تھا۔ ’’مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔‘‘ ...... اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ ......☆......☆......

نتیجہ مقالہ نویسی سال 2015-16

سال 2015-16 کیلئے نظارت تعلیم کی جانب سے ہندوستان کے طلباء کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے درج ذیل عنوان پر انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کروایا گیا۔

’’پیس سمپوزیم کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیام امن کیلئے کوشش‘‘

پوزیشن لینے والے طلباء کے اسماء یہ ہیں:

اوّل: مکرمہ سیدہ نورالعین ثناء صاحبہ آف حیدرآباد

دوم: مکرمہ سیدہ سعدیہ افروز صاحبہ آف بنگلور

سوم: مکرم وسیم احمد عظیم صاحب آف قادیان

اللہ تعالیٰ سبھی حصہ لینے والوں کو علم وعمل میں بڑھائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائم مقام ناظر تعلیم قادیان)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

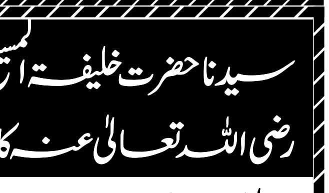
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

واقعات جو ہیں وہ کس طرح اس سے مطابقت رکھتے ہیں آپ کے زمانے سے اور اب جو واقعات ہوئے اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے وہ کس طرح ہیں ان کا مختصراً ذکر کروں گا۔ آپؓ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت اماں جانؓ کے کمرے میں نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا تو مجھے مسجد سے اونچی اونچی آوازیں آئیں جو یہ کہہ رہے تھے کہ ایک بچے کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ تو آپؓ فرماتے ہیں کہ مخالفین کا یہ قول حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ آپ فرماتے ہیں خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا کہ دشمن حیران رہ گیا کیونکہ چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر میری برائی کر رہے تھے۔ بالکل الٹ گئے وہ۔ گویا بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوا دی۔ فرماتے ہیں کہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اُس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔ جن ممالک میں حضرت مسیح موعودؑ کا نام پہنچ چکا تھا آج اس سے بیسیوں گنا زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعودؑ کا نام پہنچ چکا ہے۔ پس وہ خدا جس نے کہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس پیشگوئی کو تو اتنا اہم قرار دیا ہے جیسا کہ میں نے شروع میں بھی اقتباس پیش کیا تھا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے۔ اس لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کے مطابق نو برس میں ہونی تھی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نو برس کے عرصے تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔ پھر صرف لڑکا ہی پیدا نہیں ہونا تھا بلکہ اسلام کی شان وشوکت کا موجب ہوگا وہ لڑکا یہ بھی پیشگوئی تھی۔ وہ کیا زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعودؑ پر دشمن چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے محض اس بناء پر کہ آپ نے الہام کا دعویٰ کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ مجددیت کا دعویٰ نہیں تھا ماموریت کا دعویٰ بھی نہیں تھا۔ اس وقت ایک لڑکے کی پیشگوئی ان اعلیٰ صفات کے ساتھ آپ نے بیان فرمائی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا و مطاع کی شہرت ہوگی۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھ لو پیشگوئی کتنی واضح ہے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچا تھا دوسرے ممالک میں صرف اڑتی ہوئی خبریں تھیں اور جب حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ فرماتے ہیں کہ سماٹرا، جاوا، سٹریٹس سٹلمنٹس، چین، ماریشس، افریقہ کے دوسرے ممالک، مصر، فلسطین، ایران، دوسرے عرب ممالک اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔

پھر اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا آپ فرماتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے جو روح الحق کی برکت اپنے ساتھ رکھتا ہو، جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔ جو دشمن کے ان تمدنی حملوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآن کریم کی منشاء کے مطابق دور کرے اور اسلام کی حفاظت کا کام سرانجام دے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر اپنی مہر تصدیق کر دی۔ آپؓ نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں کہا میں چپ رہا اور جب خدا تعالیٰ نے بتا دیا اور نہ صرف بتا دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھی بتا دوں تو میں بتا رہا ہوں کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے مجھ پر پوری ہوتی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے مجھے ارشاد کیا کہ بتا دوں بلکہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے جو اس پیشگوئی کی صداقت کیلئے بطور دلیل کے ہیں۔ جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد ستارے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ان دنوں میں بہت سے لوگوں کو ایسی خوابیں آئی ہیں جن میں اس خواب کا مضمون دہرایا گیا ہے پھر آپ نے بعض مخلصین جماعت کے اور اپنے بعض رؤیا اور الہامات کا اپنی تائید میں ذکر فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے مجھ پر ظاہر فرمائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ دوست تو پہلے ہی مجھے ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیتے رہے اور میں نے ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے کا دعویٰ اب کیا ہے کیا حکمت ہے اس میں۔ میں کہتا ہوں اس میں حکمت وہی ہے جو قرآن کریم کہتا ہے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ کہ اللہ تعالیٰ جب نبی کی بعثت کے بعد موعود کھڑا کرتا ہے تو یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قائم کردہ جماعت کفر کا شکار ہو جائے اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق جو حضرت مسیح موعودؑ کی تیار کردہ جماعت یعنی صحابہ کے وقت میں آنا تھا، یہ تدبیر اختیار کی کہ پہلے اسے جماعت کا خلیفہ بنا کر ان سے عہد اطاعت لے لیا اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیئے جو اس کے متعلق بتائی گئی تھیں اور جب حقیقت جماعت پر روز روشن کی طرح کھل گئی تو پھر اسے بھی یعنی خلیفۃ المسیح کو بھی یا مصلح موعود ہونیوالے کو بھی اس حقیقت سے بذریعہ آسمانی اخبار سے علم دے دیا تا آسمان اور زمین دونوں کی گواہی جمع ہو جائے اور مؤمنوں کی جماعت کفر و انکار کے داغ سے بھی محفوظ کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی سب کے ایمان کو سلامت رکھے ہر احمدی کے ایمان کو سلامت رکھے اور کفر و انکار کے داغ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ احباب جماعت کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و معرفت کے کلام سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے اردو میں بھی ہے باقی زبانوں میں بھی کچھ لٹریچر ہے اس کو پڑھنا چاہئے اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔

آخر پر حضور انور نے مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 25 February 2016 Issue No. 8

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

پیشگوئی مصلح موعودؓ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 19-فروری 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

20رفروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا عمر پائے گا اور بیشمار دوسری خصوصیات کا حامل ہو گا۔ حضرت مسیح موعودؑ اس پیشگوئی کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے اور دراصل یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجے اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردے کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح واپس منگوائی جاوے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم سے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے مصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔ جماعت کے علماء اور افراد جماعت تو یقین رکھتے تھے، لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خود کبھی اس بات کا اظہار یا اعلان نہیں کیا تھا، کہ پیشگوئی میرے بارے میں ہے، یہاں تک کہ آپؓ کی خلافت پر تقریباً تیس سال گزر گئے۔ آخر 1944ء میں آپؓ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ میں مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں حضرت مصلح موعودؓ کے اس بارے میں دو خطبات سے خلاصۃً آپ کے ہی الفاظ میں عموماً کچھ بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے 28رجنوری 1944ء کے خطبہ میں فرمایا کہ آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے لیکن چونکہ بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے سے وابستہ ہیں اس لئے میں اس بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رک بھی نہیں سکتا۔ پھر آپؓ نے اپنی ایک لمبی رؤیا کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی تعبیر کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعودؓ کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کیلئے مقدر کی ہوئی تھی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپ کی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔

حضور انور نے فرمایا پس دیکھیں جو اصل ہے وہ تو اتنی احتیاط کرتا ہے اور دوسرے جن کے دماغ الٹے ہوئے ہیں بغیر نشان کے ہی اس کے اظہار کرتے رہتے ہیں سوائے اسکے کہ ان کو پاگل کہا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال اس پیشگوئی کے بارے میں اپنی شرم اور جھجک کا ایک جگہ آپؓ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا کہ یہ خط جو تمہاری پیدائش کے متعلق ہے حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے لکھا کہ اسے تشحیذ الاذہان میں چھاپ دو۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے احترام میں وہ شائع بھی کر دیا مگر میں نے اس وقت بھی اسے غور سے نہیں پڑھا۔ لوگوں نے اس وقت بھی کئی قسم کی باتیں کیں، خط شائع ہونے پر، مگر میں خاموش رہا۔ میں یہی کہتا تھا کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ پیشگوئیاں ہیں وہ ضرور بتائے بھی کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بہرحال لوگوں نے مختلف پیشگوئیاں، آپ فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دوں مگر میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود دیکھ لے گا کہ میں ان کا مصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانے کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ جیسے الہام میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسروں کی راہ تکیں۔ یہ الہام کے فقرے تھے۔ دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ اس لمبے عرصے کے متعلق بھی حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت یعقوبؑ کے متعلق حضرت یوسف کے بھائیوں نے کہا کہ تو اسی طرح یوسف کی باتیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا یا ہلاک ہو جائے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہی الہام حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ہوا۔ اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسف کی خوشبو مجھے آ رہی ہے آپ کو الہام بھی ہوا آپ نے اس کا شعر میں بھی ایک ذکر کیا ہوا ہے یہ بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت یوسف بھی اپنے باپ کو بڑے لمبے عرصے کے بعد ملے تھے یا وہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر موت تک بھی مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا جاتا کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تب بھی واقعات خود بخود بتا دیتے کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہاتھ سے اور میرے زمانے میں پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعودؓ سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے بارے میں ہیں۔

آپ نے بعض پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کیا ہے مثلاً 'وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'۔ اسی طرح 'دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'۔ ان دونوں باتوں کی آپ نے اس طرح وضاحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ذہن تین کو چار کرنے والا کی پیشگوئی کے بارے میں اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میرا ذہن اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتدا 1886ء میں ہوئی تھی مصلح موعودؓ کی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش 1889 میں ہوئی۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی اور ایسا ہی ہوا اور یہ جو آتا ہے دوشنبہ مبارک دوشنبہ۔ اس کے اور معنی بھی ہو سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعودؑ کا تھا دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا دور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ 'فضل عمر'۔ حضرت عمرؓ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیسرے نمبر پر خلیفہ تھے۔ پس دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ سے مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ فضل عمر کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ میں **یفسر بعضہ بعضا**۔ کے مطابق فضل عمر کے لفظ نے دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کی تفسیر کر دی مگر فرمایا کہ مگر اسلام میں ایک اور خبر بھی ہے اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو فرماتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجراء کیا ہے یعنی تحریک جدید کا اجراء جسے 1934ء میں ایسے حالات میں جاری کیا گیا جو گورنمنٹ کے ایک فعل نے جس میں جماعت کے خلاف بعض سخت اقدامات کرنے کے منصوبے تھے اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا آپ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں القاء فرمایا تھا اور اس تحریک کے پہلے دور کے لئے میں نے دس سال مقرر کئے۔ ہر انسان جب قربانی کرتا ہے تو قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے چنانچہ دیکھ لو رمضان کے روزوں کے بعد عید کا دن ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ 1945ء کا سال اگر اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تحریک جدید کے حوالے سے جو پہلے دس سال کی تحریک تھی اور گیارھواں سال ہے وہ عید کا سال ہے اور یہ سال پیر کے روز سے شروع ہو رہا ہے اور پیر کا دن دوشنبہ کہلاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی کہ ایک زمانے میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارے کی بنیاد رکھی جائے گی اور جب اس کا پہلا دور کامیابی سے مکمل ہوگا تو یہ جماعت کے لئے مبارک وقت ہوگا۔

حضور نے فرمایا پھر اس لمبی رؤیا جس کے بعد حضرت مصلح موعود نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس رؤیا میں میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا تھا کہ **انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ** خواب میں بھی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ عجیب الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بعد میں بعض لوگوں نے جب یہ رؤیا سنی اس کے بعد کہا کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہار 20رفروری 1886ء میں ہے۔ اشتہار میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ روح الحق توحید کی روح کو کہتے ہیں اور آپ نے تبلیغ اسلام کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا۔ فرمایا کہ تیسرے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں بھاگ رہا ہوں یہی نہیں کہ میں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں تلے سمٹتی چلی جاتی ہے۔

پسر موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اس طرح رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر میں نے وہاں اپنے کام کو ختم نہیں کیا وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبد شکور اب میں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا یعنی تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہوگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقینا حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں تقریباً پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو دکھائی گئیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ جو پیشگوئی تھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس کے حوالے سے بعض

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad